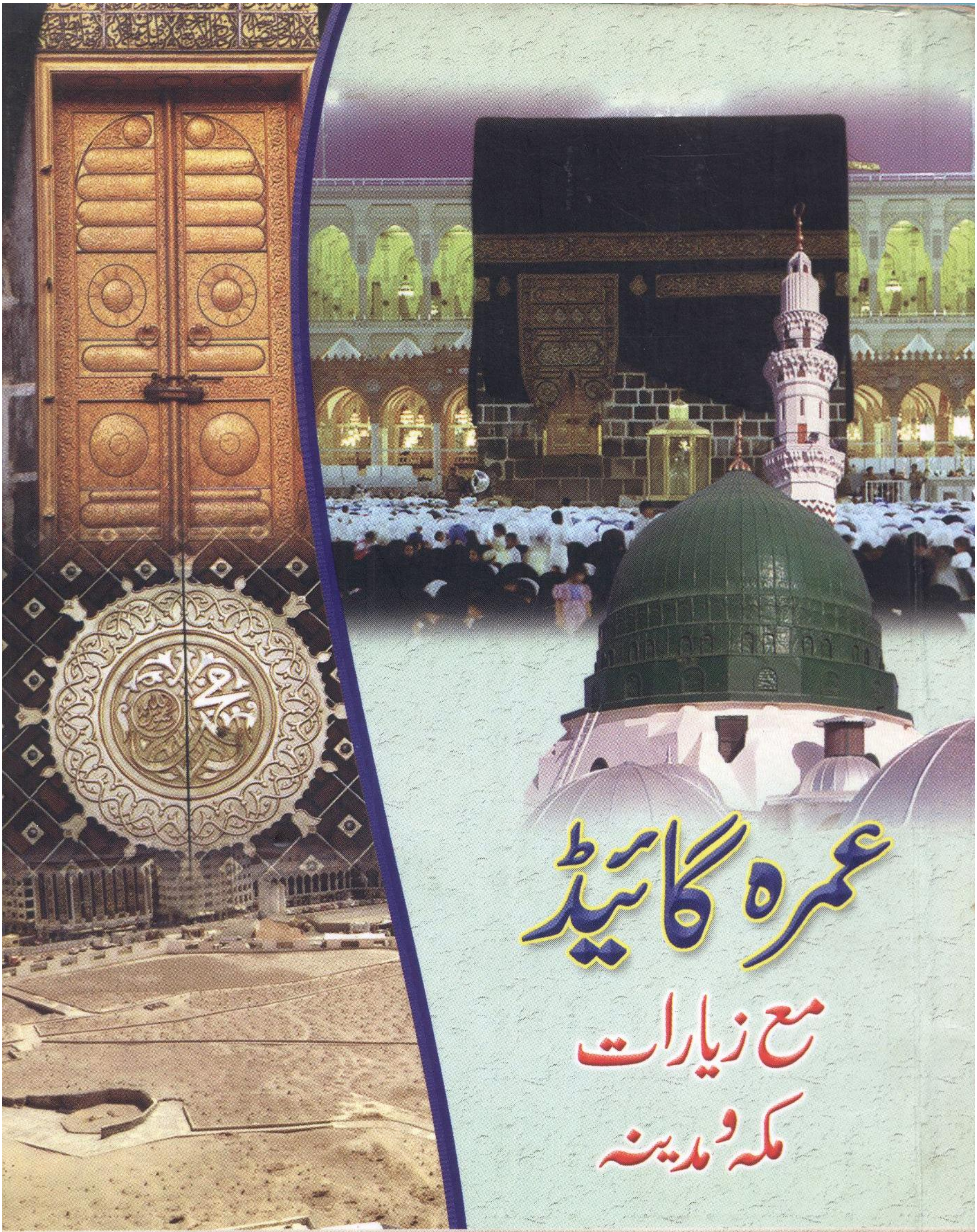

عمرہ گائیڈ

مع زیارات

مکہ و مدینہ

AIR GUIDE TRAVELS IATA

G.L. NO. 1401

12-13, CHAMBER OF COMMERCE BUILDING, AIWAN-E-TIJARAT ROAD KARACHI

PH : 2421956, 2421957, 2426980, 2420850, FAX : (92-21) 2414203

E-mail : agt@cyber.net.pk & info@airguide.com.pk

www.airguide.com.pk

Presented by Ziaraat.Com

عرضِ ناشر

ایک عرصے سے یہ بات میرے مشاہدے میں تھی کہ برادرانِ ایمانی کی ایک بڑی تعداد عمرے کی سعادت کے حصول کے لئے عازمِ سفر ہوتی ہے، مگر مسائل شریعہ اور مقاماتِ مقدسہ کے حالات نیز انتظامی امور سے ناواقفیت کی وجہ سے نہ صرف انہیں پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے، بلکہ بعض اوقات سنگین شرعی غلطیوں کا ارتکاب بھی دیکھنے میں آتا ہے، جو بہرحال قابلِ افسوس ہے۔ اس مسئلے کا حل تلاش کرنا ہم سب کی اخلاقی اور شرعی ذمہ داری ہے۔ الحمدللہ عازمینِ حج کے لئے قافلوں اور رہنما علماء کا انتظام ہوتا ہے، لیکن عازمِ عمرہ کے لئے ایسا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ اِس صورت حال نے میرے دل میں اس خواہش کو جنم دیا کہ ایک ایسا کتابچہ تیار کیا جائے جس کی مدد سے ایسے تمام مسائل کو حتی الامکان حل کردیا جائے، جن کی عام طور پر ضرورت پڑتی ہے۔

میں بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں کہ جس نے مجھے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اس قابل

Presented by Ziaraat.Com

کیا کہ عازمینِ عمرہ کی رہنمائی کیلئے اس کتابچہ کو پیش کرسکوں۔

کوشش کی گئی ہے کہ ضروری شرعی مسائل، مقاماتِ مقدسہ جو سرزمینِ مکہ و مدینہ میں واقع ہیں، نیز انتظامی امور سے متعلق مختصر معلومات اس کتابچہ میں فراہم کردی جائیں۔

میں اپنی کوشش میں کس قدر کامیاب ہوا، یہ عمرہ کرنے والے اور قارئین ہی بتاسکتے ہیں۔ یہ بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ "عمرہ گائیڈ" کے ساتھ اپنے مرجع کی کتاب کا مطالعہ بھی ضرور کیا جائے تاکہ عمرہ میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہ رہے۔

اس کتابچہ کی تصحیح اور تصدیق نامہ کیلئے میں جناب مولانا محمد صادق حسن صاحب کا بیحد مشکور ہوں اور ان تمام لوگوں کا بھی جنہوں نے اس کتابچہ کی تیاری میں میرا ساتھ دیا۔ پروردگارِ عالم ان تمام حضرات کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

کتابچہ میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو خداوندِ عالم سے معافی کا طلبگار ہوں اور ملتمس ہوں کہ قارئین کو ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔

احقر العباد

یاور عباس

تصدیق نامہ

الحمدللہ گذشتہ چند سالوں میں عمرہ انجام دینے والوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے مگر اردو میں مسائل عمرہ پر مشتمل کتب نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جسکی وجہ سے عمرہ کرنے والوں کی ایک خاصی بڑی تعداد غلطیوں کی مرتکب ہوتی رہی ہے اور ان عمرہ کرنے والوں سے رابطہ میں رہنے کی بنا پر ایئر گائیڈ ٹریولز کے محترم یاور عباس صاحب کی خواہش تھی کہ ایک ایسی کتاب تالیف کی جائے جو پہلی مرتبہ عمرہ کرنے والے کو آسانی کے ساتھ عمرہ کا طریقہ سکھا سکے۔ زیرِ نظر کتاب ان کی اسی خواہش کا نتیجہ ہے۔

میں نے اس کتاب کو اول تا آخر دیکھا اور اسے مفید و غلطیوں سے مبرا پایا۔ اختصار کے ساتھ سارے اہم مسائل جمع کردیئے گئے ہیں اور ساتھ میں اہم زیارات کا بیان بھی ہے۔ عمرہ کرنے والے اگر اس کتاب سے رہنمائی حاصل کریں تو عمرہ غلط ہونے سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ البتہ اسکے ساتھ اپنے مرجع کی تفصیلی کتاب کا مطالعہ ضرور کیا جائے۔

احقر

صادق حسن

شعبان ۱۴۲۳ھ

پنجتن سینٹر

ملبورن

Presented by Ziaraat.Com

سید محمد علی نقوی
(ایم۔ اے عربی)
بوتراب جامع مسجد
عزیز آباد نمبر ۸، فیڈرل بی ایریا کراچی
فون: ۶۳۱۴۰۶۹

تاریخ 1-9-02
حوالہ ______

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ کہ زائرین بیت اللہ اور عمرہ بجالانے والے حضرات کی آسانی کیلئے ایئر گائیڈ کے محترم برادر یاور عباس نے بڑی محنت اور کاوش اور باریک بینی کے ساتھ اعمال عمرہ وفضلیت زیارات کو تحریر کرواکے کتابی شکل میں پیش کیا اس میں درج ہونے والے مسائل واحکام بالکل صحیح اور درست ہیں خداوندعالم یاور عباس ہمدانی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

فقط
والسلام
السید محمد علی
1-9-02

فہرست

۱۔	عمرہ کی قسمیں	۹
۲۔	عمرہ مفردہ	۹
۳۔	عمرہ مفردہ کے واجبات	۱۰
۴۔	احرام باندھنا	۱۱
۵۔	احرام کے مستحبات و مکروہات	۱۷
۶۔	محرمات احرام اور مسائل	۱۹
۷۔	وہ محرمات جو مرد اور عورت کیلئے مشترک ہیں	۲۱
۸۔	وہ محرمات جو صرف مردوں کیلئے ہیں	۲۸
۹۔	وہ ایک چیز جو صرف عورتوں کیلئے حرام ہے	۳۱
۱۰۔	خانہ کعبہ کا طواف	۳۲
۱۱۔	دو رکعت نماز طواف پڑھنا	۴۱
۱۲۔	صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا	۴۲
۱۳۔	تقصیر یا حلق کرنا	۴۵
۱۴۔	طواف النساء بجالانا	۴۷
۱۵۔	مکہ مکرمہ میں کونسے افعال انجام دیئے جاسکتے ہیں	۴۸

Presented by Ziaraat.Com

۱۶۔	خانہ کعبہ کے مقامات استجابت دعا	۵۲
۱۷۔	مکہ کے اطراف کی زیارات	۵۶
۱۸۔	زیارات بیرون مکہ	۶۲
۱۹۔	مسجد نبویؐ	۶۷
۲۰۔	مدینہ کی دیگر مساجد	۸۴
۲۱۔	جنت البقیع	۹۰
۲۲۔	مدینہ کی دیگر زیارات	۹۴

عمرہ کی قسمیں

عمرہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ عمرۂ تمتع

۲۔ عمرۂ مفردہ

عمرۂ تمتع

عمرۂ تمتع حج کا ایک حصہ ہے۔ چونکہ یہ کتاب عمرۂ مفردہ کرنے والوں کی سہولت کیلئے لکھی گئی ہے، اس لئے ہم یہاں عمرۂ تمتع کا تذکرہ نہیں کر رہے ہیں۔

عمرۂ مفردہ

عمرۂ مفردہ انسان جب چاہے سال میں کسی وقت ادا کر سکتا ہے تاہم ماہِ رجب میں ادا کرنا افضل ہے۔

☆ اپنے لئے یا کسی ایک کی نیابت میں ایک قمری ماہ میں دو مرتبہ عمرہ ادا کرنا صحیح نہیں ہے مثلاً رجب کے مہینے میں اپنے لئے ایک عمرہ کرے اور پھر رجب ہی میں اپنے

Presented by Ziaraat.Com

لئے دوسرا عمرہ کرے۔

☆ ایک قمری ماہ میں اپنے لئے اور دوسروں کی نیت سے علیحدہ علیحدہ عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک قمری ماہ میں ایک عمرہ اپنے لئے ، ایک والدین کیلئے، ایک امام زمانہؑ (وغیرہ) کیلئے انجام دے تو کوئی حرج نہیں۔اگر چہ بعض مجتہدین اسے بھی صحیح نہیں سمجھتے ہیں۔

☆ ماہ تبدیل ہو جائے تو دوسرا عمرہ کیا جا سکتا ہے مثلاً ایک عمرہ رجب کے آخر میں ادا کیا ہو اور اس کے ایک یا دودن بعد شعبان شروع ہو جائے تو اپنے لئے یا کسی کی نیابت میں دوسرا عمرہ بجالانے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ باعث ثواب ہے۔ البتہ بعض مراجع کے نزدیک دو عمروں کے درمیان تیس دن کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

عمرۂ مفردہ کے واجبات

جو بھی شخص عمرۂ مفردہ بجالانا چاہے، اس کیلئے مندرجہ ذیل سات چیزیں ترتیب سے بجالانا ضروری ہے۔

۱۔ احرام باندھنا۔

۲۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنا یعنی سات چکّر لگانا۔

۳۔ دو رکعت نماز طواف ادا کرنا۔

۴۔ سعی کرنا یعنی صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

۵۔ تقصیر کرنا۔

۶۔ طواف النساء کی نیت سے خانہ کعبہ کے سات چکّر لگانا۔

۷۔ دو رکعت نماز طواف النساء ادا کرنا۔

۱۔ احرام باندھنا

حج یا عمرہ کی نیت سے آنے والے ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ وہ سر زمین مکہّ میں داخل ہونے سے پہلے احرام باندھے۔ البتہ کوئی شخص ایک ہی قمری ماہ میں مکہّ سے خارج ہونے کے بعد دوبارہ داخل ہونا چاہے تو احرام کی ضرورت نہیں ہے۔مثلاً کوئی شخص ماہِ رمضان میں عمرہ ادا کرنے کے بعد مکہ سے باہر چلا جائے اور چند دن کے بعد اسی ماہ رمضان میں مکہ واپس آجائے تو احرام ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر شوال کے مہینے میں واپس آنا چاہے تو دوبارہ احرام باندھنا ضروری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

احرام کو میقات سے باندھنا ضروری ہے۔ میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھنا شریعت نے لازمی قرار دیا ہے۔ ویسے تو کئی ایک میقات ہیں اور جو لوگ خشکی کے راستے سے مکہ آتے ہیں اُن کیلئے ان میقات سے احرام باندھنا کافی آسان ہے۔ ہم یہاں پر صرف ان اشخاص کیلئے میقات کا تذکرہ کریں گے جو بذریعہ ہوائی جہاز براہِ راست جدّہ پہنچتے ہیں۔

جو لوگ براہِ راست جدّہ پہنچتے ہیں ان کو احرام باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل تین میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

(الف) مسجد شجرہ سے احرام باندھنا۔

مسجد شجرہ جسے ذوالحلیفہ (یا بیارِ علی) بھی کہتے ہیں، مدینۂ منورہ سے کافی قریب ہے۔ جدّہ پہنچنے والوں کیلئے بہتر ہے کہ جدّہ ایئر پورٹ سے ٹیکسی یا ہوائی جہاز کے ذریعہ مدینہ پہنچ جائیں۔ سب سے پہلے مدینہ کی زیارات اور اعمال سے فارغ ہونے کے بعد مسجد شجرہ سے ہوتے ہوئے مکہ آجائیں۔ اس کیلئے گاڑی والے سے ضرور بات کرلیں کہ مسجد شجرہ پر تقریباً آدھا گھنٹہ یا اس سے زیادہ دیر رکنا ہوگا۔ اس مسجد میں غسل کیلئے بہت اچھے اور کئی

باتھ روم بنے ہوئے ہیں۔

☆ اس بات کا خیال رہے کہ احرام مسجد شجرہ کے اندر سے باندھا جاتا ہے۔ ایسی خواتین جو حیض، نفاس یا استحاضہ کی وجہ سے نجاست کی حالت میں ہیں ان کیلئے کسی بھی مسجد میں ٹھہرنا حرام ہے۔ لہٰذا ایسی خواتین کو چاہئے کہ مسجد کے باہر ہی سے احرام باندھیں اور مسجد میں داخل نہ ہوں۔

☆ خواتین اپنی نجاست کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہیں۔ ان کیلئے مسجد الحرام میں داخل ہونا حرام ہے چنانچہ مکہ پہنچنے کے بعد اتنے دن انتظار کرنا ضروری ہے کہ وہ نجاست سے پاک ہوکر غسل کریں اور اس کے بعد خانہ کعبہ جاکر طواف بجالائیں۔

(ب) جُحفہ سے احرام باندھنا۔

جُحفہ، جدّہ سے تقریباً دو سو(۲۰۰) کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اگر کوئی شخص پہلے مدینہ نہ جانا چاہے تو اس کیلئے مناسب میقات جُحفہ ہے۔ اس کیلئے جدّہ ایئر پورٹ سے گاڑی والے کے ساتھ جُحفہ جانے اور وہاں سے مکہ واپسی کی بات کرلینی چاہئے۔

Presented by Ziaraat.Com

اس جگہ کے بارے میں بہت کم لوگوں کو معلومات حاصل ہیں۔ لہٰذا صرف ایسے لوگوں کے ساتھ سفر کیا جائے جو اس میقات کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں اور صحیح جگہ پر پہنچائیں۔

(ج) نذر کر کے احرام باندھنا۔

جو شخص میقات نہ جانا چاہتا ہو وہ نذر کر کے عمرہ کا احرام اپنے شہر سے بھی باندھ سکتا ہے۔ نذر کے معنی خدا سے یہ کہنا کہ "میں اللہ کیلئے اپنے عمرۂ مفردہ کا احرام اپنے شہر (مثلاً کراچی) سے باندھونگا"۔

☆ اللہ سے نذر کرنے کے بعد اسے پورا کرنا ضروری ہوتا ہے لہٰذا نذر کرنے والے شخص کو احرام اپنے شہر سے باندھنا ہوگا نیز اسی حالت میں ہوائی جہاز میں سفر کرنا ہوگا۔ اس صورت میں جدّہ ایئرپورٹ سے آپ سیدھے مکہّ جاسکیں گے۔

☆ بعض مجتہدین کے فتوے کے مطابق دن ہو یا رات حالت احرام میں بند گاڑی (چھت والی گاڑی) میں سفر کرنے سے ایک کفارہ دینا لازم ہوتا ہے۔ جبکہ بعض مجتہدین

کے فتوے کے مطابق رات کے وقت بند گاڑی میں سفر ہو سکتا ہے صرف دن کے وقت یعنی سورج کی روشنی میں ایسا سفر کیا جائے تو کفارہ لازم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لازم ہے کہ آپ جس مجتہد کی تقلید کرتے ہیں ان کا فتویٰ معلوم کرلیں کہ آیا ہوائی جہاز میں حالت احرام میں سفر کرنے کی وجہ سے کفارہ دینا ہے یا نہیں۔

☆ بعض مجتہدین ایسی نذر کی اجازت نہیں دیتے ہیں جس کی وجہ سے کفارہ واجب ہو جائے۔

☆ خواتین کیلئے جائز ہے کہ وہ حالت احرام میں بند گاڑی میں سفر کریں چاہے دن ہو یا رات۔ ان کیلئے کوئی کفارہ نہیں ہے۔

☆ بعض مجتہدین کرام کے فتوے کے مطابق اپنے شہر کے علاوہ جدّہ سے بھی نذر کر کے احرام باندھ سکتے ہیں۔

مندرجہ بالا صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یا تو آپ اپنے مجتہد کا فتویٰ اچھی طرح معلوم کرلیں یا آسان طریقہ اپناتے ہوئے پہلے مدینہ کی زیارات کرلیں اور واپسی پر مسجد شجرہ سے احرام باندھ لیں۔ یہ ایسا طریقہ ہے جس

Presented by Ziaraat.Com

کی اجازت تمام مجتہدین دیتے ہیں۔

احرام کے واجبات اور مسائل

احرام کے وقت تین چیزیں واجب ہیں:

(الف) بغیر سلے ہوئے دو کپڑے پہننا۔

(ب) نیت کرنا۔

(ج) تلبیہ پڑھنا۔

(الف) بغیر سلے ہوئے دو کپڑے پہننا۔

☆ احرام کیلئے مردوں کو چاہیئے کہ بغیر سلے ہوئے دو کپڑے (چادر) پہنے (اس سے زیادہ ہو سکتے ہیں لیکن کم نہیں)۔ ایک کپڑا ایسا ہو جو کمر سے گھٹنے تک کا حصّہ چھپالے جبکہ دوسرا کپڑا دونوں شانوں کو چھپادے۔

☆ خواتین اپنے لباس کو احرام قرار دے سکتی ہیں۔ ان کیلئے مردوں کی طرح بغیر سلے ہوئے دو کپڑے پہننا ضروری نہیں ہے۔

☆ احرام کا پاک ہونا ضروری ہے۔ احرام خالص ریشم کا نہیں ہونا چاہیئے (یہ شرط خواتین کیلئے بھی ہے)۔

احرام کسی ایسے جانور کی کھال یا بال کا نہ ہو جن کا گوشت کھانا حرام ہے اور احرام اتنا باریک بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ اس سے اندر کا جسم نظر آتا ہو (البتہ مردوں کیلئے شانے چھپانے والے کپڑے کیلئے یہ شرط نہیں ہے)۔

☆ احرام باندھنے کے بعد نجس ہو جائے تو اسے پاک کرلیں یا پھر اس کپڑے کو بدل کر پاک کپڑا پہن لیں۔

احرام کے مستحبات و مکروہات

☆ احرام باندھنے سے قبل نماز کا پڑھنا ضروری نہیں ہے تاہم نماز ظہر کے بعد احرام باندھنا بہتر ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی بھی واجب نماز کے بعد احرام باندھے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کوئی بھی قضا نماز پڑھ کر احرام باندھے اور اگر قضا نماز نہ ہو تو چھ رکعت نماز (دو دو کرکے) پڑھنے کے بعد ورنہ پھر دو رکعت کے بعد احرام کا باندھنا بہتر ہے۔

☆ احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح بدن کو پاک کرنا، ناخن کاٹنا، مونچھوں کی

اصلاح کرنا، زیر بغل اور زیر ناف بال صاف کرنا بھی مستحب ہے۔

☆ احرام کی چادر سفید ہو تو افضل ہے اور سیاہ رنگ کا احرام مکروہ ہے۔

☆ احرام میلا ہو جائے تو بہتر ہے۔ کہ جب تک عمرہ ختم نہ ہو جائے اسے نہ دھوئیں۔

(ب) نیت کرنا

احرام کیلئے یہ نیت ہونی چاہئے کہ "میں اپنے عمرۂ مفردہ کا احرام باندھتا ہوں، قربۃً الی اللہ"۔

(ج) تلبیہ

نیت کے بعد صحیح عربی میں یہ تلبیہ پڑھنا ضروری ہے

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

☆ اوپر لکھی ہوئی تلبیہ کی پہلی دو سطر پڑھنا ضروری ہے۔ باقی دو سطر کا پڑھنا مستحب ہے۔

☆ تلبیہ صحیح عربی میں پڑھے۔ اگر کوئی شخص صحیح عربی میں نہ پڑھ سکتا ہو تو کسی کو اپنا نائب بنا کر تلبیہ پڑھنے کو کہے اور خود بھی جس قدر ہو سکے صحیح عربی میں پڑھے۔

نوٹ: غسلِ احرام کی دعا، نماز کے بعد کی دعا، احرام کے بعد کی دعا، تلبیہ کے بعد کی دعا اور سفر وغیرہ کی دعائیں یہاں نقل نہیں کی گئی ھیں۔ ان کا پڑھنا بھتر ھے اور یہ دعاؤں کی کتاب میں موجود ھیں۔

مُحرّماتِ احرام اور مسائل

مُحرّمات احرام یعنی وہ چیزیں جو شریعت کی جانب سے احرام کی وجہ سے حرام قرار دی گئی ہیں اور جس شخص پر یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اُسے "مُحرِم" کہا جاتا ہے۔

☆ جب انسان احرام باندھ لے، نیت کرے اور تلبیہ پڑھ

Presented by Ziaraat.Com

لے تو اس پر شریعت کی جانب سے 26 چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جن میں سے چند چیزیں احرام سے قبل بھی حرام تھیں اور احرام کی وجہ سے ان کی تاکید بڑھ جاتی ہے۔

☆ معلوم ہونا چاہیئے کہ ان مُحرمات میں سے چند چیزیں ایسی ہیں جن پر عمل کرنے سے گناہ اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتا ہے۔ گناہ کی وجہ سے توبہ واجب ہو جاتی ہے جبکہ کفارہ کے طور پر (بمطابق مسائل) اونٹ، گائے یا گوسفند ذبح کرکے ان کا گوشت مستحق مومن کو دینا ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جانور کا گوشت ہی دینا ہوتا ہے اس کی رقم نہیں دی جاسکتی ہے۔

☆ مُحرمات میں بعض چیزیں ایسی ہیں جن پر عمل کرنے سے گناہ ہوتا ہے یعنی اس کی صرف توبہ واجب ہوتی ہے لیکن کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ ان سب کی تفصیل مسائل کی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ انسان کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ گناہوں سے اپنے آپکو محفوظ رکھے خصوصاً حج، عمرہ اور زیارات کے سفر میں۔

☆ مُحرّمات احرام میں چند چیزیں مرد اور عورت دونوں کیلئے مشترک ہیں جبکہ چند چیزیں صرف مردوں کیلئے ہیں اور ایک صرف عورتوں کیلئے ہے۔

وہ مُحرّمات جو مرد اور عورت کیلئے مشترک ہیں:

(۱) خشکی کے جانور کا شکار کرنا

(۲) جماع کرنا

(۳) عورت کا بوسہ لینا

مُحرم کیلئے اپنی زوجہ، محرم عورت یا نا محرم عورت کا بوسہ لینا حرام ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ ایسی صورت میں کفارہ دینا لازم ہے۔

(۴) عورت کو مَس کرنا

☆ مُحرم کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی زوجہ کو شہوت کی غرض سے مَس کرے۔ البتہ یہ چھونا شہوت کی غرض سے نہ ہو تو جائز ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۵) عورت کی طرف شہوت کی نگاہ سے دیکھنا

☆ مُحرم شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی زوجہ، محرم عورت یا نامحرم عورت کی طرف شہوت کی نگاہ سے دیکھے۔

(۶) استمناء کرنا

☆ مشت زنی کے ذریعے منی خارج کرنا عام حالت میں بھی حرام ہے اور محرم شخص پر بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔ ایسی صورت میں کفارہ دینا واجب ہے۔

☆ عورت کو خیال میں لانے یا کسی اور طریقے سے منی نکالنا مُحرم پر مطلقاً حرام ہے۔

(۷) نکاح کرنا یا پڑھنا

☆ مُحرم شخص نکاح نہیں کر سکتا اور نہ ہی دوسرے کسی کا عقد نکاح پڑھ سکتا ہے۔ دونوں صورتوں میں حرام بھی ہے اور نکاح باطل بھی ہے۔

(۸) خوشبو کا استعمال کرنا

☆ مُحرم کیلئے خوشبو کا استعمال حرام ہے خواہ یہ استعمال سونگھنے، کھانے، ملنے، رنگ کرنے سے متعلق ہو۔ اسی طرح ان کپڑوں کا پہننا بھی حرام ہے جس میں خوشبو کا اثر ہو۔ نیز خوشبودار صابن، زعفران وغیرہ سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ ایسے میوے اور سبزیاں جن سے خوشبو نکلتی ہو جیسے سیب، پودینہ وغیرہ ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ کھاتے وقت ان کو سونگھنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

☆ بدبو سے بچنے کیلئے ناک کو بند کرنا حرام ہے البتہ ایسی جگہ سے تیزی کے ساتھ گذرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹) سُرمہ لگانا

☆ قصد زینت سے آنکھوں میں کالا سُرمہ لگائے تو حرام ہے۔ بعض مجتہدین کے نزدیک قصد زینت سے کوئی بھی سرمہ لگانا جائز نہیں۔

البتہ دوائی کی غرض سے سُرمہ لگایا جائے تو یہ بالکل جائز ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱۰) آئینہ دیکھنا

☆ بطور زینت آئینہ دیکھنا حالت احرام میں حرام ہے لیکن اگر زینت کی غرض سے نہ ہو تو جائز ہے مثلاً چہرے کے زخم کے علاج کیلئے آئینہ دیکھے یا ڈرائیور پیچھے سے آنے والی گاڑیوں کیلئے آئینہ دیکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

عورت اور مرد کیلئے زینت کی غرض سے چشمہ لگانا جائز نہیں ہے۔ البتہ یہ ضرورت کے مطابق ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱) جھوٹ بولنا، گالیاں دینا وغیرہ

جھوٹ بولنا، گالیاں دینا یا فخر کے ذریعے کسی مومن کی توہین کرنا ہر حالت میں حرام ہے اور احرام کی حالت میں ان کی حرمت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہاں فخر سے مُراد دوسروں کے سامنے اپنے نسب یا مال یا مَرتبہ یا ان کے مشابہ کسی چیز پر فخر کرنا ہے جبکہ یہ فخر کسی مومن کی توہین کا باعث بنے یا عزت و شرف میں کمی کا باعث بنے۔

(۱۲) قسم کھانا

☆ کسی خبر کو صحیح ثابت کرنے یا نفی کرنے کیلئے اللہ کی قسم کھانا مُحرم کیلئے جائز نہیں ہے۔

☆ قسم کھانے سے مراد ہے کہ "لا واللہ" یا "بلی واللہ" یا ایسے ہی کسی طریقے سے اللہ کی قسم کھانا چاہے کسی زبان میں ہو۔

(۱۳) بدنی جانوروں کو مارنا

مُحرم کیلئے ان جانوروں کو مارنا جو بدن پر ہوتے ہیں مثلاً جوں وغیرہ یا اسے بدن اور کپڑوں سے اٹھا کر پھینکنا جائز نہیں ہے۔ البتہ ان جانوروں کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے یا ان کو پاس آنے سے روکنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۴) زینت کرنا

☆ مرد اور عورت دونوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ حالت احرام میں زینت کریں۔

Presented by Ziaraat.Com

☆ زینت کی غرض سے انگوٹھی، گھڑی، چشمہ وغیرہ پہننا جائز نہیں ہے۔ البتہ انگوٹھی کا پہننا ثواب کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح علاج کی غرض سے مہندی لگانا جائز ہے لیکن زینت کیلئے ہو تو جائز نہیں ہے۔ البتہ بعض مجتہدین کے نزدیک مہندی کو اگر زینت کہا جائے تو اس کا لگانا مطلقاً حرام ہے۔

☆ عورت کیلئے حالت احرام میں زینت کیلئے زیور پہننا حرام ہے۔ البتہ جن زیورات کو وہ احرام سے پہلے پہننے کی عادی تھی، اُسے استعمال کر سکتی ہے لیکن احرام کی حالت میں دیگر مردوں کو نہ دکھائے حتیٰ کہ اپنے شوہر سے بھی چھپائے۔

(۱۵) بدن پر تیل لگانا

حالت احرام میں بدن یا بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے یہ تیل خوشبودار نہ ہو۔ اگر علاج کی غرض سے تیل لگانا ضروری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۶) بدن سے بال اکھاڑنا

☆ اپنے بدن کے بال مونڈھنا، کترنا یا صاف کرنا حتیٰ کہ ایک بال بھی توڑنا مُحرم کیلئے جائز نہیں ہے۔ اسی طرح دوسرے کسی کے بدن سے بال کو زائل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

☆ وضو یا غسل کے وقت جسم پر سے کچھ بال خود بخود نکل جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ بغیر کسی وجہ سے سَر یا داڑھی پر ہاتھ پھیریں اور کوئی بال گر جائے تو ایک مٹھی اناج صدقہ دیں۔

(۱۷) بدن سے خون نکالنا

مُحرم کیلئے اپنے بدن سے خون نکالنا جائز نہیں چاہے یہ خون خراشنے، دانت نکلوانے وغیرہ کی وجہ سے ہو۔

(۱۸) ناخن کاٹنا

مُحرم کیلئے پورا ناخن کاٹنا یا ناخن کا کچھ حصّہ کاٹنا حرام ہے سوائے اس کے کہ ناخن اذیت دے رہا ہو۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱۹) دانت نکالنا

بعض فقہاء کے نزدیک حالت احرام میں دانت نکلوانا جائز نہیں ہے چاہے اس کی وجہ سے خون نہ نکلے۔

(۲۰) اسلحہ ساتھ رکھنا

حالت احرام میں اسلحہ ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اسلحہ سے مُراد تلوار، نیزہ، تیر، بندوق یا وہ تمام چیزیں جو عرف میں اسلحہ کہلائے۔

(۲۱) حرم سے گھاس وغیرہ اکھاڑنا

حدود حرم میں اُگی ہوئی گھاس وغیرہ اکھاڑنا یا درخت وغیرہ کاٹنا حرام ہے البتہ عام طریقے سے چلیں اور گھاس وغیرہ اکھڑ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

وہ مُحرّمات جو صرف مردوں کیلئے ہیں

(۱) سِلا ہوا کپڑا پہننا

☆ مُحرم مردوں کیلئے سلی ہوئی چیز مثلاً قمیض، قبا، بنیان،

شلوار، پینٹ وغیرہ یا بٹن کے ذریعے مِلی ہوئی چیزیں پہننا یا بُنے ہوئے لباس پہننا جائز نہیں ہے۔

☆ سِلی ہوئی ایسی چیزیں جو عرف عام میں لباس نہ کہا جائے مثلاً تھیلی، کمربند وغیرہ پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ بعض مجتہدین کے نزدیک یہ صرف اسی صورت میں جائز ہے جب اس کے ذریعے نقدی وغیرہ چھپانا مقصود ہو۔

☆ احرام کے کپڑوں میں گرہ لگانا بھی صحیح نہیں ہے۔ صرف شانے چھپانے والی چادر میں پن لگائی جا سکتی ہے۔

(۲) پاؤں کے اوپر کے حصّوں کو چھپانا

☆ مُحرم مَرد کیلئے حرام ہے کہ ایسی کوئی چیز پہنے مثلاً جراب، جوتے وغیرہ جو اس کے پاؤں کی پشت (اوپر کے حصے) کو ڈھانپے۔ البتہ بیٹھنے یا سونے کی صورت میں چادر یا لحاف میں پاؤں ڈالنا جائز ہے۔

☆ کوئی ایسی چیز پہننا جو پاؤں کے اوپر کے بعض حصّوں کو ڈھانپے اور بعض کو نہ ڈھانپے تو جائز ہے مثلاً ہوائی چپل۔

Presented by Ziaraat.Com

(۳) سر کو چھپانا۔

☆ مُحرم مرد کیلئے جائز نہیں کہ اپنے سر کو کپڑا، ٹوپی یا کسی اور چیز کے ذریعے چھپائے اسی طرح سر کو پانی میں بھی نہ ڈبوئے۔

(۴) حالت سفر میں زیر سایہ چلنا

☆ مُحرم مرد کیلئے جائز نہیں کہ زیر سایہ سفر کرے۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ بند چھت والی گاڑی، ہوائی جہاز وغیرہ میں سفر کرنا یا پیدل ہونے کی صورت میں اپنے اوپر چھتری وغیرہ کے ذریعے سایہ کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ایک گوسفند کفارہ دینا ہو گا۔

☆ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ بعض مجتہدین کے فتوے کے مطابق رات کے وقت زیر سایہ سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ ساکن سائبان مثلاً پل اور سرنگ کے نیچے سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ اگر ایک احرام کے دوران ایک سے زیادہ مرتبہ بند گاڑی میں سفر کرنا پڑے مثلاً احرام باندھ کر ہوائی جہاز میں سفر کرے اس کے بعد بند گاڑی میں بیٹھے تو کفارہ صرف ایک ہی دینا ہو گا۔

نوٹ: مزید تفصیلات کیلئے اپنے مجتہد کے فتوؤں کی کتاب سے استفادہ کریں۔

وہ ایک چیز جو صرف عورتوں کیلئے حرام ہے

چہرہ چھپانا

☆ مُحرمہ عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے چہرے کو نقاب یا ان کے مثل کسی چیز سے چھپائے۔ یہاں چہرے سے مراد اتنا حصہ ہے جو وضو میں دھونا واجب ہے۔

☆ حالت احرام میں عورت چہرے کو چھپانا چاہے تو وہ لکڑی، پنکھا وغیرہ کے ذریعے چادر کو سر سے نیچے کی طرف اس طرح لے آئے کہ یہ چادر چہرے سے لگنے نہ پائے اور چہرہ بھی چھپ جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

۲۔ خانہ کعبہ کا طواف

احرام پہن لینے کے بعد دوسرا واجب خانہ کعبہ کا طواف ہے ۔ مکہ میں داخل ہونے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح مسجد الحرام میں بھی داخل ہونے کیلئے غسل بجا لانا مستحب ہے۔ جب مسجد الحرام میں داخل ہوں تو ننگے پاؤں، سکون، وقار اور خضوع و خشوع کے ساتھ داخل ہونا چاہئے اور بہتر ہے کہ باب بنی شیبہ سے داخل ہوں ۔ مسجد کی وسعت کے باعث اب یہ باب موجود نہیں ہے مگر مشہور ہے کہ یہ بابُ السلام کے سامنے تھا لہٰذا بہتر ہے کہ بابُ السلام سے مسجد میں داخل ہوں اور داخل ہوتے وقت یہ پڑھنا بہتر ہے :

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِه

اسی طرح معصومین علیہم السلام سے مروی دعائیں مثلاً مکہ میں داخل ہوتے وقت کی دعا ، غسل کے وقت کی دعا، مسجد کے دروازے پر کھڑے رہ کر پڑھنے کی دعا، خانہ کعبہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا، حجر اسود سے خطاب کرنا، طواف کے دوران پڑھنے کی دعائیں وغیرہ تفصیل کے ساتھ کتابوں میں موجود ہیں۔ گو کہ ان میں کسی دعا کا پڑھنا ضروری نہیں ہے تاہم ان سے غفلت

مسجد الحرام

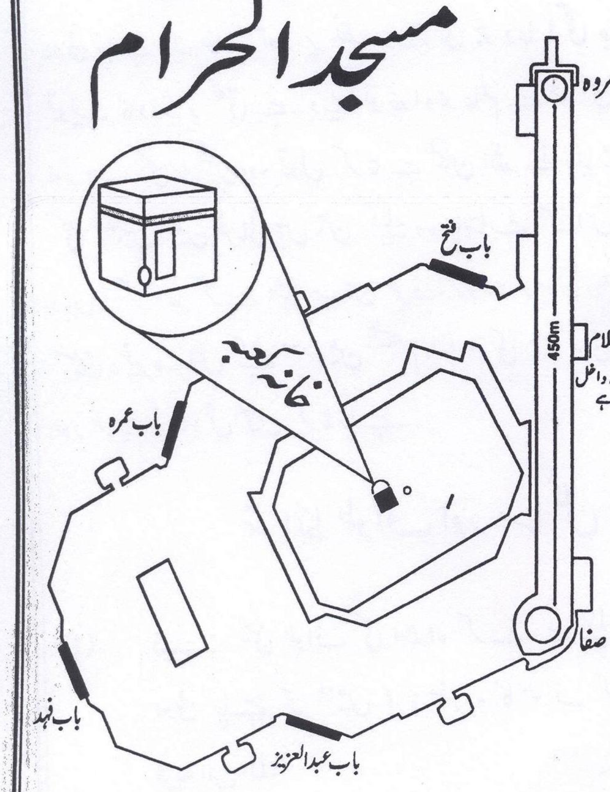

بھی نہیں برتنی چاہئے۔ ان دعاؤں سے معرفت میں اضافہ ہوتا ہے، باعث ثواب بھی ہے اور جلد قبول ہونے کا سبب بھی ہے۔

جب مسجد الحرام میں داخل ہوں تو یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہئے کہ خانہ کعبہ پر نظر پڑتے ہی جو دعا مانگی جائے وہ قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔ ویسے تو خداوند عالم سے جو بھی مانگیں اور جب بھی مانگیں، وہ قبول کرتا ہے لیکن اللہ نے دنیا میں ایسی کئی جگہیں معیّن فرمائی ہیں جن کیلئے وہ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ وہاں آکر دعا کرے مثلاً میدان عرفہ، روضۂ رسولؐ، حرم امام حسینؑ وغیرہ۔ اس کیلئے معصومین علیہم السلام کی بتائی ہوئی دعائیں اور طریقہ فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

شرائط طواف اور مسائل:

(۱) **نیت:** یعنی طواف کی ابتداء کرنے سے پہلے یہ نیت ہونی چاہئے کہ ”میں عمرۂ مفردہ کا طواف کرتا ہوں قربۃ الی اللہ“

(۲) **با طہارت ہو:** یعنی وضو یا غسل انجام دے کر طواف کیا جائے۔

☆ دوران طواف وضو یا غسل باطل ہو جائے تو اگر یہ چوتھا چکرؔ مکمل ہونے کے بعد ہو تو وضو کرکے اسی جگہ سے طواف شروع کرے جہاں سے وضو باطل ہوا تھا۔ اگر وضو ساڑھے تین چکّر مکمل ہونے سے پہلے باطل ہوا تھا تو وضو کرکے نئے سرے سے طواف کا آغاز کریں۔ لیکن اگر وضو ساڑھے تین چکر مکمل ہونے کے بعد اور چوتھے چکرؔ سے پہلے ٹوٹ گیا تھا تو وضو کرکے اسی جگہ سے طواف شروع کریں جہاں سے وضو باطل ہو گیا تھا اور سات چکر مکمل کریں اور طواف کا اعادہ بھی کریں یعنی دوبارہ بھی طواف بجالائیں۔ اور یہ بھی کرسکتے ہیں کہ دوبارہ وضو کرکے ایک نیا طواف مافی الذمہ کی نیت سے کریں۔ اس صورت میں پہلے والے طواف کو مکمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور بعض مجتہدین کی نزدیک اگر چوتھے چکر کے بعد وضو اپنے اختیار سے باطل کیا تب بھی یہی حکم ہے (یعنی پورا طواف دوبارہ کرنا ہے)

☆ مستحبی طواف کیلئے وضو یا غسل شرط نہیں ہے البتہ نماز طواف کیلئے باوضو ہونا ضروری ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۳) **جسم اور لباس پاک ہو:** یعنی طواف کرتے وقت جسم اور لباس پاک ہونا ضروری ہے۔ البتہ طواف مکمل ہونے کے بعد معلوم ہو کہ جسم یا لباس نجس تھا تو طواف صحیح ہے۔

(۴) **ستر پوشی:** یعنی حالت طواف میں مردوں اور عورتوں کیلئے ضروری ہے کہ اپنے جسم کا اتنا حصہ چھپائے جس قدر حالت نماز میں چھپانا واجب ہے۔

(۵) **مختون ہو:** یعنی طواف کرنے والے مرد کیلئے ختنہ شدہ ہونا ضروری ہے۔

طواف کے واجبات اور مسائل:

خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت آٹھ باتوں پر عمل کرنا لازمی ہے، جو یہ ہیں:

(۱) **سات چکر لگانا:** ضروری ہے کہ خانہ کعبہ کے مکمل سات چکر لگائے جائیں۔ سات چکر سے کم نہیں اور سات چکر سے زیادہ بھی نہ ہو۔

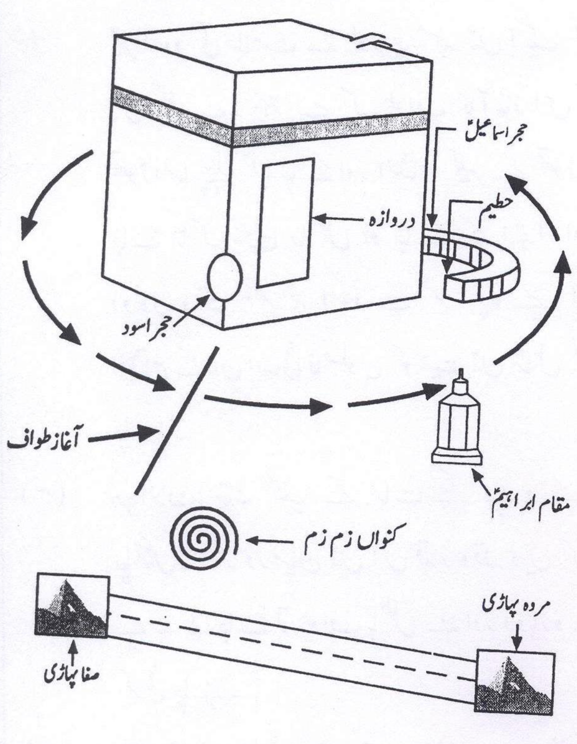

Presented by Ziaraat.Com

(۲-۳) ابتداء اور انتہا حجر اسود پر ہو: خانہ کعبہ کے طواف کا آغاز حجر اسود سے ہونا چاہئے اسی طرح ساتویں چکر کا اختتام بھی حجر اسود پر ہونا چاہئے۔

☆ حجر اسود کی علامت کے طور پر مسجد میں ایک لکیر کھینچ دی گئی ہے۔ بہتر ہے کہ طواف کا آغاز اس لکیر کے تھوڑا سا پہلے کیا جائے اور اختتام لکیر کے تھوڑا بعد کیا جائے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ ابتداء اور اختتام دونوں وقت جسم حجر اسود سے گزر چکا ہے، ابتداء اور اختتام کے ان اضافی فاصلوں کو نیت میں شامل نہیں کرنا چاہئے۔

(۴) **موالات:** خانہ کعبہ کے سات چکر پے در پے ہونے چاہئیں۔ اگر درمیان میں اس قدر وقفہ دیں کہ پے در پے نہ کہا جائے تو طواف باطل ہے اور دوبارہ سے ابتداء کرنی چاہئے۔

(۵) **خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب ہو:** خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب ہونا چاہئے۔

☆ اگر کسی وقت دوران طواف دھکا لگنے کی وجہ سے یا خانہ کعبہ یا حجر اسود کو چومنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے خانہ کعبہ بائیں ہاتھ کی جانب نہ رہے (یعنی انسان کعبہ کے سامنے یا پشت یا سیدھے ہاتھ کی جانب ہو جائے) تو اتنا حصہ طواف میں شمار نہ کرے بلکہ لازم ہے کہ جہاں سے رخ پھرا تھا واپس اسی مقام پر جا کر چکر کو پورا کرے۔

☆ طواف کرتے وقت دائیں یا بائیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۶) **طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان سے ہو:** خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان 26½ ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ بس ضروری ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان سے کیا جائے۔ اسی طرح پورے کعبہ کا طواف بھی 26½ ہاتھ کے فاصلے کے اندر کیا جائے۔

☆ بعض مجتہدین کے فتوے کے مطابق اگر بھیڑ زیادہ ہو تو 26½ ہاتھ سے زیادہ فاصلہ سے طواف ہو سکتا ہے جبکہ

Presented by Ziaraat.Com

بعض مجتہدین کے نزدیک بغیر کسی مجبوری کے عام حالت میں بھی فاصلے سے طواف کیا جاسکتا ہے، لیکن مستحب 26½ ہاتھ کے اندر سے طواف کرنا ہے۔

(۷) **طواف میں حجر اسماعیلؑ شامل ہو:** خانہ کعبہ کے طواف کے وقت نیم گول دیوار جو کہ خانہ کعبہ کے پاس ہے اور جسے حجر اسماعیلؑ کہتے ہیں، طواف میں شامل کرنا ضروری ہے۔ اگر خانہ کعبہ اور حجر اسماعیلؑ کے درمیان سے طواف کیا جائے تو طواف باطل ہے۔ مقام ابراہیمؑ اور حجر اسماعیلؑ کا درمیانی فاصلہ 6½ ہاتھ ہے اور اسی کے درمیان سے طواف کرنا ہے جیسا کہ تصویر (صفحہ نمبر ۳۷) کی مدد سے بتایا گیا ہے۔

(۸) **شاذروان سے باہر ہو:** شاذروان اس دیوار کو کہتے ہیں جس پر خانہ کعبہ قائم ہے۔ یہ دیوار تین طرف سے باہر نکلی ہوئی ہے جبکہ چوتھی طرف یعنی حجر اسمائیلؑ کی طرف سے سیدھی ہے۔ طواف کرنے والے کیلئے شاذروان کے اوپر چلنا یا کعبہ کی دیوار کی بنیاد پر چلنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ دو رکعت نماز طواف پڑھنا

عمرۂ مفردہ کا تیسرا واجب کام طواف کے فوراً بعد دو رکعت نماز پڑھنا ہے۔

☆ نماز کی نیت یہ ہو گی "میں عمرۂ مفردہ کے طواف کی دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، قربۃً الی اللہ"۔

☆ نماز کا طریقہ مثل نماز صبح ہے اور انسان کو اختیار ہے کہ آہستہ یا بلند آواز میں نماز پڑھے۔ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ توحید اور دوسری رکعت میں سورۂ الکافرون پڑھیں۔

☆ اس نماز کو جس قدر ہو سکے مقام ابراہیمؑ کے قریب بجالائیں یعنی اس طرح پڑھیں کہ مقام ابراہیمؑ اور خانہ کعبہ سامنے ہو۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو دائیں یا بائیں جس قدر مقام ابراہیمؑ سے قریب ہو کر پڑھ سکتے ہوں پڑھیں۔

☆ مستحب طواف کی نماز مسجد میں جہاں چاہیں پڑھ سکتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں۔

☆ مسجد الحرام اور مسجد النبویؐ کی زمین پر جو پتھر ہیں اس پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ اگر قالین بچھا ہو تو کھجور کے پتوں کی چٹائی، کاغذ وغیرہ پر سجدہ کریں۔

۴۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

عمرۂ مفردہ کا چوتھا واجب صفا اور مروہ پہاڑی کے درمیان سعی کرنا یعنی سات چکر لگانا ہے۔ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی کے درمیان 450 میٹر کا فاصلہ ہے یعنی سات چکر تین کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے۔

☆ ضروری ہے کہ سعی کا آغاز صفا پہاڑی سے شروع کریں اور جب مُحرم مروہ پہاڑی پر پہنچ جائے تو ایک چکر شمار ہو گا۔ اسی طرح مروہ پہاڑی سے صفا تک آئے تو دوسرا چکرّ مکمل ہو گا۔ بس اسی طرح کل سات چکر لگانے ہیں (ساتواں اور آخری چکر مروہ پر ختم ہو گا) جیسا کہ تصویر کے ذریعے بتایا گیا ہے۔

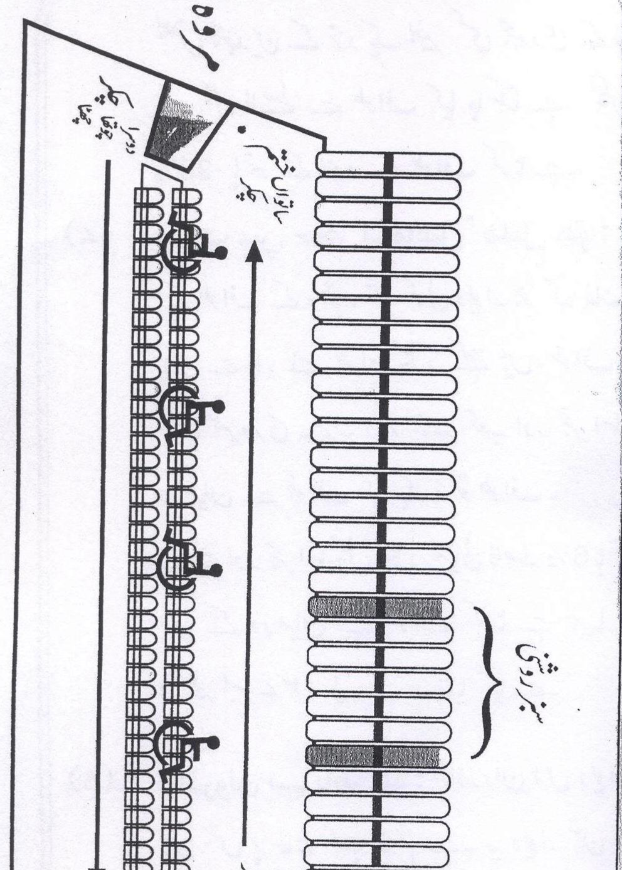

Presented by Ziaraat.Com

☆ سعی کا آغاز کرنے سے پہلے نیت کریں کہ "میں اپنے عمرۂ مفردہ کیلئے سعی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ"۔

☆ سعی میں موالات شرط ہے یعنی پے درپے ہو۔ البتہ تھوڑی دیر پہاڑی پر بیٹھنا یا آرام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ ضروری ہے کہ صفا سے مروہ کی طرف جاتے وقت رخ مروہ کی طرف ہو اور واپسی پر رخ صفا کی طرف ہو۔ البتہ دائیں، بائیں یا پیچھے مڑ کر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ نماز طواف سے فارغ ہونے کے بعد اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی سے پہلے مستحب ہے کہ زم زم کی طرف آئیں اور کچھ پانی پیئیں اور کچھ سر اور پشت اور بدن پر ڈالیں۔ پھر حجر اسود کی طرف آئیں اور بوسہ دیں یا ہاتھ سے اشارہ کریں اور پھر صفا کی طرف نکل جائیں۔

☆ مستحب ہے کہ صفا کی طرف سکون اور وقار کے ساتھ جائیں اور اس دروازے سے جائیں جو حجر اسود کے

مقابل ہے۔

☆ سعی کرنے کیلئے وضو سے ہونا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ باوضو ہوں۔

☆ سعی پیادہ بھی کرسکتے ہیں اور گاڑی (Wheel Chair) میں بیٹھ کر بھی کرسکتے ہیں لیکن پیادہ سعی کرنا مستحب ہے۔

☆ سعی آہستہ چل کر بھی کرسکتے ہیں، تیز بھی چل سکتے ہیں اور دوڑ کر بھی کرسکتے ہیں۔ لیکن آہستہ چلنا افضل ہے۔

☆ سعی کے دوران صفا اور مروہ پہاڑی پر چڑھنا ضروری نہیں ہے لیکن پہاڑی پر چڑھنا بہتر ہے۔

ہرولہ کرنا مردوں کے لئے مستحب ہے۔

۵۔ تقصیر یا حلق کرنا

عمرۂ مفردہ کا پانچواں واجب تقصیر کرنا یا حلق کرنا ہے تقصیر کرنے کے معنی ہیں کہ اپنے سر، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بال کاٹنا یا ناخن کاٹنا ہے اور حلق کے معنی ہیں پورا سر منڈوانا۔

Presented by Ziaraat.Com

☆ سعی کر لینے کے بعد واجب ہے کہ تقصیر یا حلق کرے لیکن بہتر ہے کہ حلق کرے اور اس کی نیت اس طرح کرے ''میں عمرۂ مفردہ کے احرام سے فارغ ہونے کیلئے تقصیر (یا حلق) بجالاتا ہوں قربۃً الی اللہ''۔

☆ تقصیر یا حلق انسان یا تو خود کرے یا پھر ایسے شخص سے کروائے جو حالت احرام میں نہ ہو۔

☆ خواتین کیلئے حلق نہیں ہے بلکہ صرف تقصیر ہے۔

☆ تقصیر یا حلق مروہ کے مقام پر کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ یہ کسی جگہ بھی کرسکتے ہیں حتیٰ کہ گھر میں بھی کرسکتے ہیں۔

☆ تقصیر یا حلق کر لینے کے بعد انسان کیلئے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں سوائے اس کے کہ بیوی اور شوہر ایک دوسرے کیلئے حرام رہتے ہیں۔اس کیلئے ضروری ہے کہ عمرۂ مفردہ کا چھٹا اور ساتواں واجب بھی انجام دیں۔

۶۔ طواف النساء بجالانا

جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کیلئے حلال نہیں ہوں گے جب تک طواف النساء بجا نہ لائے۔ اس کے لئے خانہ کعبہ کے سات چکر اس نیت سے لگانے ہوں گے ''میں عمرۂ مفردہ کیلئے طواف النساء بجالاتا ہوں، قربۃً الی اللہ''۔

☆ طواف النساء کے شرائط اور واجبات وہی ہیں(مثلاً با وضو ہونا وغیرہ) جو عمرۂ مفردہ کے دوسرے واجب میں گزر چکا ہے سوائے اس کے کہ اس میں احرام ضروری نہیں ہوتا۔

۷۔ نماز طواف النساء

طواف النساء سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نماز اد کرنا ضروری ہے۔ اس نماز کی تفصیل بھی وہی ہے جو تیسر واجب میں گذر چکی ہے۔ نماز کیلئے نیت یوں کی جائے گی ''میں اپنے عمرۂ مفردہ کیلئے طواف النساء کی دو رکعت نماز پڑھتا ہو

Presented by Ziaraat.Com

قربۃً الی اللہ۔

نوٹ: مندرجہ بالا سات اعمال انجام دینے کے بعد عمرۂ مفردہ ختم ہو جاتا ہے۔اس کے بعد اگر کسی اور کیلئے عمرۂ مفردہ انجام دینا چاہیں مثلاً امام زمانہ علیہ السلام کیلئے اور انسان مکہ میں ہو تو احرام کیلئے میقات "تنعیم" ہے۔ تنعیم کو مسجد عمرہ اور مسجد عائشہؓ بھی کہتے ہیں۔ جب مکہ مکرمہ چھوٹا تھا تو یہ مسجد شہر کے باہر تھی لیکن اب یہ شہر کے اندر ہے۔ اسی لئے اکثر مجتہدین کے نزدیک اس مسجد سے احرام باندھنے کے بعد بند گاڑی یا زیر سایہ سفر کیا جاسکتا ہے۔ تاہم آپ جس مجتہد کی تقلید کرتے ہیں ان کا فتویٰ معلوم کرلینا چاہیے۔

اس مسجد تک جانے کیلئے خانہ کعبہ کے قریب سے بس اور ٹیکسی باآسانی دستیاب ہیں۔

مکہ مکرمہ میں کونسے اعمال انجام دیئے جاسکتے ہیں

خداوند تعالیٰ نے مکہ کی سر زمین کو شرف وفضیلت عطا

فرمائی ہے۔لوگوں کو چاہیئے کہ مکہ میں جب تک موجود رہیں قرب الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہم یہاں مختصراً چند چیزوں کا تذکرہ کرتے ہیں جسے علماء نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے:

(۱) حرم میں زیادہ سے زیادہ ذکر خدا کرنا:اس کیلئے معصومین علیہم السلام سے مروی بہترین دعائیں موجود ہیں، انہیں پڑھا جائے۔

(۲) حرم میں زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کی جائے اور ہو سکے تو کم از کم ایک قرآن مجید ختم کیا جائے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرے وہ نہیں مرے گا جب تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرلے اور بہشت میں اپنی منزل نہ دیکھ لے۔

(۳) زیادہ سے زیادہ مستحب طواف کریں یعنی عام لباس میں خانہ کعبہ کے سات چکر لگائیں۔ اس کیلئے وضو کی شرط نہیں ہے۔ البتہ نماز طواف کیلئے وضو شرط ہے۔ یہ طواف اپنی طرف سے یا کسی کی طرف سے بھی

Presented by Ziaraat.Com

کیا جاسکتا ہے مثلاً والدین، رشتہ دار، دوست احباب، مومنین وغیرہ کی نیت سے کیا جائے۔ مکہ میں رہتے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف افضل عبادت ہے۔ ممکن ہو تو 360 یا 52 یا جس قدر ہو سکے مستحبی طواف انجام دیئے جائیں۔

(۴) ممکن ہو تو ایک دن میں دس مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف اس طرح کریں کہ تین مرتبہ اول شب میں، تین مرتبہ آخر شب میں، دو طواف فجر کے بعد اور دو طواف ظہر کے بعد بجالائیں۔

(۵) اپنی واجب نمازیں مسجد الحرام میں ادا کریں اور اگر قضا نمازِ باقی ہو تو اسے بھی مسجد الحرام میں پڑھیں۔ روایت میں ہے کہ مسجد الحرام میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر اور دوسری روایت کے مطابق دس لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(۶) خانہ کعبہ کو دیکھنا بھی باعث ثواب ہے۔ اس عمل کی تکرار کرتے رہنا چاہیئے۔

(۷) صفا اور مروہ کی پہاڑی پر بیٹھ کر دعا مانگیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ''اگر تو چاہے کہ تیرا مال زیادہ ہو جائے تو صفا پر وقوف زیادہ کر''۔

(۸) زم زم کا پانی پیئیں اور کہیں **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْماً نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَ سُقْمٍ** اس کے بعد کہیں **بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ الشُّكْرُ لِلّٰهِ**

(۹) مکہ کے اطراف کی زیارت کریں جن میں سے چند کا تذکرہ آگے کیا گیا ہے۔

(۱۰) خانہ کعبہ کے پاس اپنے گناہوں کو یاد کرکے مغفرت طلب کریں اور آئندہ گناہ سے بچنے کی دعا کریں۔

(۱۱) ممکن ہو تو حجر اسماعیلؑ کے اندر بھی نماز اور دعا پڑھیں۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم خانہ کعبہ حجر اسماعیلؑ تک تھا۔ لھذا اس جگہ نماز اور دعا کا پڑھنا خانہ کعبہ کے اندر پڑھنے کی مانند ہے۔ نیز یہ کہ امام زین العابدین علیہ السلام اس جگہ عبادت انجام دیا کرتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

خانہ کعبہ کے مقامات استجابت دعا

ویسے تو خانہ کعبہ میں جہاں بھی دعا کی جائے وہ بارگاہِ ایزدی میں قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔ لیکن چند مخصوص مقامات ایسے ہیں جن کے بارے میں علیحدہ سے ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

باب رحمت: خانہ کعبہ کا دروازہ: یہ وہ مقام ہے' جہاں انسان خدا سے خصوصی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔ یہاں اپنے گناہوں کا صدقِ دل سے اعتراف اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ کرکے اپنی زندگی کو بدل سکتا ہے۔ دروازہ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان وہ جگہ بھی ہے' جہاں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نائب امام زمانہ علیہ السلام ظہور فرمائینگے۔

ملتزم: حجراسود اور دروازہ کے درمیانی حصے کو ملتزم کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ

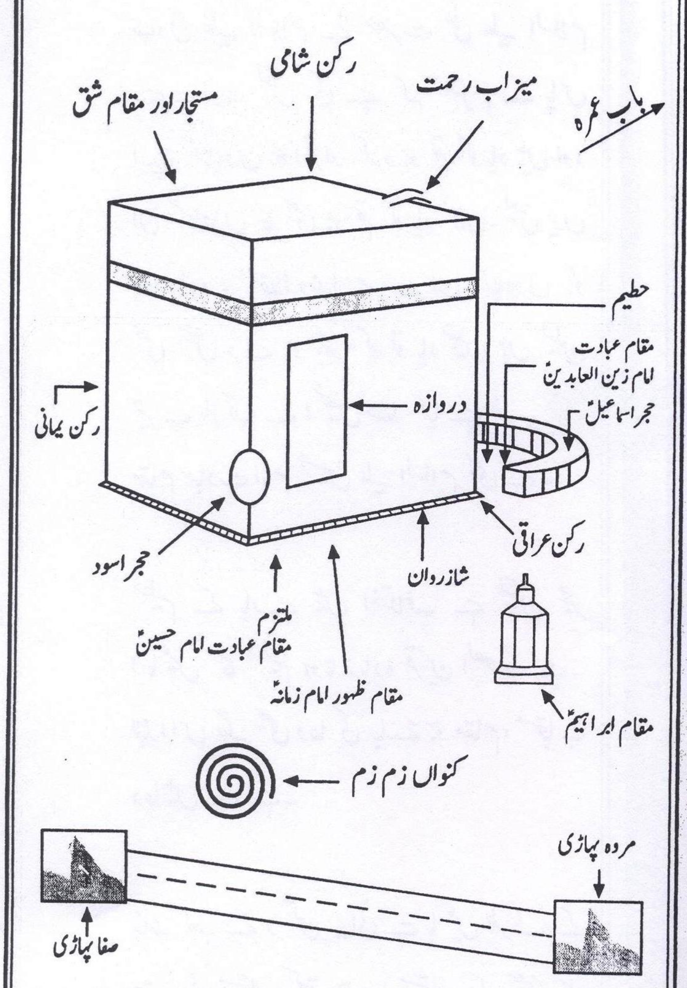

Presented by Ziaraat.Com

السلام کی توبہ یہاں قبول ہوئی تھی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ "ملتزم کے پاس اپنے گناہوں کا اقرار کرو جو تم کو یاد ہیں اور ان گناہوں کا بھی جو تم کو یاد نہیں، یعنی یوں دعا کرو، "خداوندا میرے ان گناہوں کو بھی بخش دے جو مجھ کو تو یاد نہیں ہیں لیکن تیرے ملائکہ نے انھیں حفظ کیا ہے"۔ یہ جگہ مقام عبادت امام حسین علیہ السلام بھی ہے۔

حطیم: حطیم کے بارے میں اختلاف ہے لیکن حجر اسماعیلؑ کا حطیم ہونا زیادہ قرین الصحت ہے۔ لہٰذا اس جگہ بھی دعا کی جائے جو مقام، مستجاب دعا میں سے ہے۔

مستجار: خانہ کعبہ کے رکنِ یمانی سے بائیں طرف کے حصّہ کو مستجار کہتے ہیں۔ مستجار کے معنی پناہ

لینے کے ہیں۔ بس یہاں بھی نالہ، فریاد اور تضرع کے ذریعہ خداوند عالم سے پناہ طلب کی جائے۔ اس جگہ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہیں کی دیوار جناب فاطمہ بنت اسد کیلئے شق ہوئی تھی اور حضرت علی علیہ السلام کو اولین وآخرین میں خانہ کعبہ میں پیدا ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔

میزابِ رحمت: میزاب رحمت، حجر اسماعیلؑ کی طرف خانہ کعبہ کی چھت پر واقع ہے۔ اس کے نیچے کی جگہ مقام قبولیت دعا میں سے ایک ہے۔ خانہ کعبہ پر ہونے والی بارش کا پانی اسی میزاب کے ذریعہ نیچے آتا ہے۔ امام جعفر صادقؑ کی حدیث ہے کہ میزاب سے گرنے والے پانی میں شفا ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام اس میزاب کی طرف دیکھ کر دعا فرماتے تھے۔ یہ جگہ مقام عبادت امام زین العابدین علیہ السلام بھی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مکہ ؐ کے اطراف کی زیارات

جنت المعلیٰ: شہر مکہ کا مشہور اور قدیم قبرستان ہے۔ اس میں تاریخ کی بہت ہی اہم شخصیات مدفون ہیں۔ ان شخصیات میں اہم نام ملیکتہ العرب، ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؑ کا ہے کہ جنھوں نے اسلام کی راہ میں اپنی ساری دولت قربان کردی۔ حضورؐ اپنی ساری زندگی جناب خدیجہؑ کے احسانات کو یاد کرتے رہے۔ نہ صرف یہ بلکہ جب کبھی جناب خدیجہؑ کا تذکرہ سنتے تو اپنے سارے غم بھول جاتے تھے۔ ان کے علاوہ محسنِ اسلام حضرت ابوطالبؑ کہ جن کی حیات تک حضورؐ کو ہجرت کی زحمت نہ کرنا پڑی، حضورؐ کی والدہ گرامی جناب آمنہؑ، حضورؐ کے دادا حضرت عبد المطلب، جناب عبدمناف، حضورؐ کے فرزند جناب قاسم بہت زیادہ مشہور ہیں۔ ان تمام کی زیارت (جو

زیارات کی کتاب میں موجود ہیں) پڑھنی چاہئے۔ علاوہ ان کے یہاں مدفون مومنین و مومنات کیلئے بھی فاتحہ پڑھیں۔

رسولؐ کی ولادت گاہ: یہاں وہ مکان تھا جو حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ اور والدہ جناب آمنہ کی رہائش تھا اور یہیں ۱۷ ربیع الاول 1 ھ عام الفیل کو حضورؐ کی ولادت ہوئی۔

بیت خدیجہؑ: یہ حضرت خدیجہؑ کا وہ مکان تھا جہاں حضورؐ نے شادی کے بعد سے ہجرت تک 28 سال قیام کیا تھا۔ اسی جگہ ۲۰ جمادی الثانی ۵ بعثت کو شہزادی فاطمہ زہراؑ کی ولادت ہوئی تھی اور اس مکان میں حضرت خدیجہؑ کا انتقال ہوا تھا۔

نوٹ: مندرجہ بالا دونوں مقامات ختم کر دئے گئے ہیں۔ کسی واقف شخص سے ان جگہوں کے بارے میں معلوم کرکے زیارت کی جاسکتی ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

شعب ابی طالب: کفار قریش جب حضورؐ کو تبلیغ اسلام سے نہ روک سکے تو انہوں نے رسولؐ اور ان لوگوں کا جو رسولؐ پر ایمان لے آئے تھے، سماجی بائیکاٹ کردیا۔ کفار قریش نے طے کیا کہ کوئی بھی شخص رسولؐ اور مسلمانوں کو کوئی چیز فروخت نہیں کرے گا اور نہ ہی خریدے گا۔ حتیٰ کہ بات چیت بھی بند کردی گئی۔ جناب ابوطالبؑ ان تمام افراد کو ایک گھاٹی میں لے آئے، جو شعب ابی طالب کہلاتی ہے۔ یہ گھاٹی جنت المعلیٰ قبرستان کے قریب واقع ہے۔ اسی جگہ جناب خدیجہؑ نے ایک زہریلے درخت کی جڑ کھالی، جس کے باعث ان کا انتقال ہو گیا۔ مسلمان اس گھاٹی میں تین سال محصور رہے تھے۔

دارالندوہ: یہ وہ جگہ ہے جہاں سرداران قریش جمع ہوتے تھے اور اہم فیصلے کرتے تھے۔ حضورؐ کے قتل کا

منصوبہ بھی اسی جگہ بنایا گیا تھا، جن کی وجہ سے رسولؐ کو ہجرت کرنا پڑی تھی۔ اگر کوئی شخص مسجدالحرام میں حجر اسماعیلؑ کی طرف پشت کرکے سیدھا چلا جائے تو سیڑھی کے پاس دارالندوہ کی تختی نظر آئے گی۔ بس یہی وہ جگہ ہے۔

دارِ ارقم: ابتداء اسلام میں رسولؐ نے تین سال تک خفیہ تبلیغ کی تھی اور خاص خاص لوگوں تک پیغام توحید پہنچایا تھا۔ اس خفیہ تبلیغ کیلئے زید بن ارقم کا گھر مرکز تھا۔ جب مسلمانوں کی مناسب تعداد ہوگئی تو اس کے بعد آپؐ نے قریبی رشتہ داروں کی دعوت اور اعلان عام کے ذریعے لوگوں کو توحید کا پیغام پہنچایا تھا۔ زید بن ارقم کا گھر صفا پہاڑی کے قریب تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

کوہِ ابو قبیس: رسولؐ کی تین سال تک خفیہ تبلیغ کے بعد جب اعلان عام کی ضرورت پیش آئی تو آپؐ نے اسی پہاڑی پر کھڑے ہو کر پیغام توحید اور اپنی رسالت کا اعلان کیا تھا۔ نیز کہا جاتا ہے کہ شق القمر کا معجزہ بھی یہیں پر ہوا تھا۔

غار حرا: رسولؐ چالیس سال تک کفار کے درمیان رہے اور اس وقت تک اعلان رسالت نہ کیا جب تک حکم خدا نہ ہوا۔ آپؐ روزانہ کوہ حرا پر عبادت کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ چالیس سال کی عمر مبارک ہوئی تو اس وقت اسی جگہ سورہ علق کے ذریعے آپؐ کو حکم ہوا کہ تبلیغ رسالت کا آغاز کیا جائے۔ یہ پہاڑ بلند ہے اور اس بلندی تک جانے کیلئے، راستہ بنادیا گیا ہے۔

غار ثور: شب ہجرت رسولؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور آپؐ مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ کفار جب رسولؐ کے گھر میں داخل ہوئے اور آپؐ کو وہاں نہ پایا تو بدحواس ہوگئے اور رسولؐ کے تعاقب میں ہو لئے۔ جب رسولؐ کو تعاقب کی خبر ہوئی تو آپؐ نے ایک غار میں پناہ لی۔ حکم خدا سے اس غار کے منہ پر مکڑی نے جالا بنا دیا اور اس جالے پر کبوتری نے انڈے دیئے۔ دشمن غار تک پہنچ گئے، لیکن مکڑی کا جالا دیکھ کر دھوکہ کھاگئے۔ اس طرح اللہ نے اپنے رسولؐ کی حفاظت فرمائی۔ اسی غار کا نام "غار ثور" ہے۔

مسجد جن: اس مقام پر رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم تلاوت قرآن میں مشغول تھے کہ جنوں کا ایک گروہ یہاں سے گذرا اور قرآن سے متاثر ہو کر اسی جگہ حضورؐ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔

Presented by Ziaraat.Com

مسجد علم: فتح مکّہ کے موقع پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرف سے مکہ میں داخل ہوئے تھے اور جب اس جگہ پہنچے تو یہاں علم نصب کرکے نماز شکرانہ ادا کی تھی۔

زیارات بیرون مکّہ

مسجد خیف: میدان منیٰ کے قریب یہ مسجد واقع ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر وقوف منیٰ کے دوران پانچ وقت کی نماز اسی مسجد میں ادا فرمائی تھی۔ آپؐ کا خیمہ بھی اس جگہ نصب تھا۔ رسولؐ سے روایت ہے کہ ستر انبیاء نے اس جگہ نماز ادا کی ہے۔

جبل رحمت: عرفات کے میدان میں موجود یہ وہ پہاڑ ہے جسکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی اور ان کی ملاقات حضرت حوّاؑ سے ہوئی تھی۔ اللہ کے رسولؐ نے

حجۃ الوداع کے موقع پر اسی پہاڑ کے نیچے اپنا خیمہ لگایا تھا اور آپؐ نے یہیں سے خطبہ حجۃ الوداع دیا تھا۔

مسجد نمرہ: آجکل اسی مسجد سے دوران حج خطبہ دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے یہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے نماز ادا کی تھی۔

مسجد مشعر الحرام: مزدلفہ کے میدان میں موجود یہ وہ مسجد ہے جس میں حجۃ الوداع کے دوران ائمہ معصومینؑ نے قیام کیا تھا۔

Presented by Ziaraat.Com

زیارات
مدینۂ منورہ

Presented by Ziaraat.Com

مدینۂ منورہ وہ شہر ہے جہاں سب پہلے اسلامی حکومت قائم ہوئی تھی۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے، اس وقت اس شہر کا نام یثرب تھا۔ لیکن حضورؐ کی یہاں آمد کے بعد یہ شہر "مدینۃ النبیؐ" (نبی کا شہر) کہلانے لگا۔ رفتہ رفتہ اس کا نام مدینہ ہو گیا۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ، دیگر تاریخی مساجد، جنت البقیع کا قبرستان، شہداء احد کی زیارت کے علاوہ بے شمار مقدس مقامات کی زیارت کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ اس کتاب میں بہت ہی اہم زیارات کا مختصراً تذکرہ کیا گیا ہے۔

مسجد نبویؐ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مدینہ کی دعوت پر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو ہر انصار کی خواہش تھی کہ رسولؐ ان کے یہاں مہمان بنیں۔ اس موقع پر حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے اونٹنی پر وحی نازل کی ہے۔ لہٰذا اب اونٹنی جہاں بیٹھے گی، آپؐ اسی کے مہمان ہوں گے۔ اونٹنی (جس پر حضورؐ تشریف فرما تھے) وحی کے مطابق حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے پاس بیٹھ گئی۔ اس طرح شرف مہمان نوازی حضرت ابو ایوب

Presented by Ziaraat.Com

انصاریؓ کو ملا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنی زندگی کے ابتداء میں ایک ایسے مرکز کی اشد ضرورت تھی، جہاں سے مسلمانوں کو اسلام کی حقیقت اور احکام سے آگاہ کیا جاسکے۔ اسی کے پیش نظر مسجد کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اس زمین کا انتخاب کیا گیا جہاں حضورؐ کی اونٹنی آکر بیٹھی تھی۔ یہی مدینہ کی پہلی مسجد تھی، جو آج بھی مسجد نبویؐ کے نام سے معروف ہے۔

مسجد کی تعمیر میں صحابہ کرامؓ کے علاوہ خود حضورؐ نے بھی حصہ لیا تھا۔ ابتداء میں یہ مسجد بہت چھوٹی تھی اور اس کی چھت بھی بہت نیچی تھی۔ چھت کی تعمیر کیلئے کھجور کے درخت کے پتے استعمال کئے گئے اور سہارے کے لئے کھجور کے درخت کے تنوں کو بطور ستون استعمال کیا گیا تھا۔

مسجد نبویؐ کی تعمیر کے بعد نہ صرف حضورؐ نماز کی امامت فرماتے تھے بلکہ وحی کے ذریعے آنے والے الٰہی پیغامات مسلمانوں تک پہنچائے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کام، جنگی حکمت عملی طے کرنا اور دیگر علاقوں سے آئے ہوئے وفود سے ملاقات وغیرہ جیسے امور بھی اسی مسجد نبویؐ

کے ذریعے انجام دیئے جاتے تھے۔

مسجد نبویؐ میں باب جبرئیل سے داخل ہونا افضل ہے۔ باب جبرئیل وہ دروازہ ہے، جہاں سے حضرت جبرئیلؑ پیغمبر خداؐ سے ملاقات اور وحی کیلئے تشریف لاتے تھے۔ زائر کیلئے بہتر ہے کہ مسجد میں داخل ہونے سے قبل باب جبرئیل پر کھڑے ہو کر اس طرح اذن دخول پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ النَّاسَ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ الشَّرِیْفِ فِی غَیْبَتِهٖ كَمَا اَعْتَقِدُهَا فِی حَضْرَتِهٖ وَ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَ خُلَفَائَكَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَحْیَاءٌ عِنْدَكَ یُرْزَقُوْنَ یَرَوْنَ مَقَامِی وَ یَسْمَعُوْنَ كَلَامِی وَ یَرُدُّوْنَ سَلَامِی وَ اَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِی كَلَامَهُمْ وَ فَتَحْتَ بَابَ فَهْمِی بِلَذِیْذِ مُنَاجَاتِهِمْ وَ اِنِّی اَسْتَأْذِنُكَ اَوَّلًا

Presented by Ziaraat.Com

وَّ اَستَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ آلِهٖ ثَانِياً
وَّ اَستَاْذِنُ المَلَائِكَةَ المُوَكَّلِينَ بِهٰذِهِ البُقعَةِ
المُبَارَكَةِ ثَالِثاً أَ اَدخُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَ اَدخُلُ
يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ المُقَرَّبِينَ المُقِيمِينَ فِي هٰذَا
المَشهَدِ أَ اَدخُلُ يَا فَاطِمَةَ بِنتَ مُحَمَّدٍ فَاْذَن
لِي يَا مَولَايَ فِي الدُّخُولِ اَفضَلَ مَا اَذِنتَ
لِاَحَدٍ مِن اَولِيَائِكَ فَاِن لَّم اَكُن اَهلاً لِذٰلِكَ
فَاَنتَ اَهلُ لِذٰلِكَ۔

ترجمہ: اے خدایا تیرے نبیؐ کے گھروں میں سے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں، تیری رحمت ہو ان پر ا ور ان کی آل پر ، یقینا تو نے لوگوں کو تیرے حبیب کی اجازت کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے، پس تو نے فرمایا کہ اے ایمان لانے والوں جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے میرے حبیب کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ اے خدایا میں اس مشہد شریف والے کی غیبت میں بھی ان کا احترام کا معتقد ہوں جیسے کہ ان کی موجودگی

میں احترام کا معتقد ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسولؐ اور تیرے خلفاء زندہ ہیں، تجھ سے رزق پاتے ہیں، میرے قیام کو دیکھتے ہیں اور میرے کلام کو سنتے ہیں اور میرے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ تو نے ہی میرے کانوں سے ان کے کلام کو مستور رکھا ہے اور ان کی لذیذ مناجات سے تو نے ہی میرے باب فہم کو کھولا ہے۔ میں اول تجھ سے اجازت چاہتا ہوں، پھر تیرے رسولؐ سے اجازت چاہتا ہوں، ان پر اور ان کی آلؑ پر رحمت ہو، اور پھر ان ملائکہ سے اذن چاہتا ہوں جو اس بقعہ مبارکہ پر مؤکل ہیں۔ اے رسول خداؐ کیا میں داخل ہوجائوں ؟ اے خدا کے مقرب فرشتو جو اس مشہد میں مقیم ہو کیا مجھے داخل ہونے کی اجات ہے ؟ اے فاطمہ بنت محمدؐ کیا میں داخل ہوجائوں۔ اے مولا ! مجھے بہترین دخول کی اجازت دیں جو آپ نے اپنے کسی دوست کو دی ہے، اگرچہ میں اس کا اہل نہیں ہوں مگر آپ تو

Presented by Ziaraat.Com

اس کے اهل هیں۔

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت تحیۃ مسجد کی نیت سے بجا لائے (مثل نماز فجر) اور اس کے بعد ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہے۔ روایت میں ہے کہ اس مسجد میں ایک نماز دس ہزار نماز کے برابر ہے اور بعض روایت میں ایک لاکھ نماز کے برابر کہا گیا ہے۔ لہذا جس قدر ہو سکے ادا اور قضا نمازیں اسی مسجد میں پڑھنی چاہئے۔

مسجد نبویؐ میں کئی اہم مقامات ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

باب جبرئیلؑ : حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کیلئے اسی دروازے سے تشریف لاتے تھے۔

صُفّہ : باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوں تو سیدھے ہاتھ پر ایک چبوترہ نظر آئے گا، یہی صُفّہ ہے۔ وہ مسلمان جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے، ان میں سے چند ایسے بھی تھے،

نقشہ روضہ رسولؐ وریاض الجنۃ

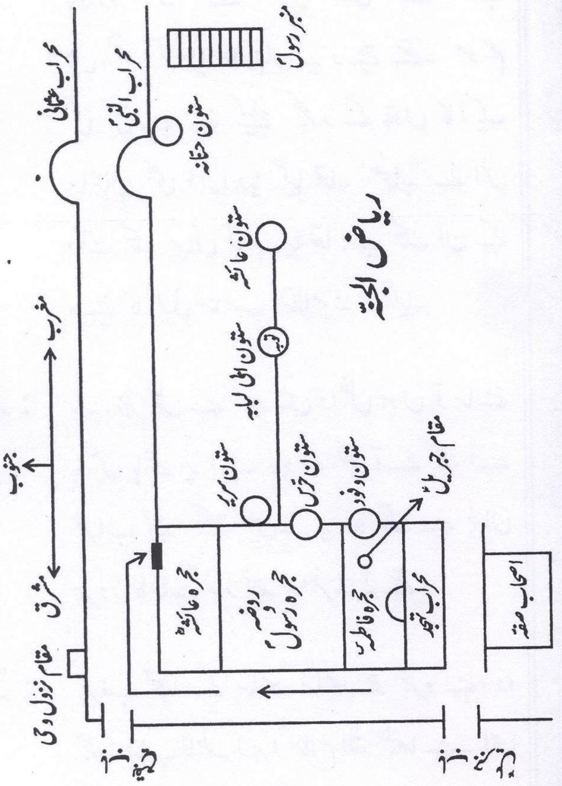

جن کے پاس رہنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ چنانچہ حضورؐ نے ان صحابہؓ کیلئے مسجد کے باہر ایک چبوترہ کہ جسے عربی میں صفہ کہتے ہیں، تعمیر کروایا تھا جہاں یہ رہتے تھے۔ موسم کی سختی سے بچنے کیلئے کھجور کے پتوں کا ایک سائبان بھی ڈال دیا گیا تھا۔ صحابہؓ نے اس وقت تک یہاں قیام کیا تھا جب تک ان کے رہنے کا کوئی مناسب انتظام نہ ہو گیا۔

محراب تہجد : باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوں تو سامنے بائیں ہاتھ پر ایک چبوترہ نظر آئے گا، اسے محراب تہجد کہتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سرور کائناتؐ نماز تہجد ادا فرماتے تھے۔

حجرۂ فاطمہؑ : محراب تہجد کے ساتھ ساتھ جو حجرہ ہے، وہ حجرۂ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے۔ اس حجرے کے آگے رکاوٹیں ہیں اور اسے چھونا ممکن نہیں ہے۔ ابتدائی دور میں تمام حجروں

کے دو (۲) دروازے تھے، جن میں سے ایک مسجد میں کھلتا تھا، جبکہ دوسرا باہر کی جانب کھلتا تھا۔ حکم خدا سے حضورؐ نے تمام حجروں کے مسجد میں کھلنے والے دروازوں کو بند کرادیا۔ سوائے حجرۂ فاطمہؑ کے۔ آیۂ تطہیر نازل ہونے کے بعد اسی حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر مسلسل دو (۲) ماہ تک حکم خدا سے رسولؐ نے اسطرح سلام کیا تھا

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَھْلَبَیْتِ النُّبُوَّۃ"

اور اس کے بعد آیۂ تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے۔ بیشتر علماء کی تحقیق کے مطابق جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اسی حجرہ میں دفن کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جنت البقیع اور منبر رسولؐ کے قریب بھی شہزادی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی قبر مبارک کا ہونا مشہور ہے۔ مناسب ہے کہ ان تینوں جگہ پر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زیارت پڑھی جائے۔

Presented by Ziaraat.Com

روضہ و حجرۂ رسولؐ: حجرۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے متصل حجرۂ رسولؐ وہ جگہ ہے، جہاں افضل کائنات، محسن انسانیت، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام پذیر تھے۔ وفات کے بعد آپؐ کو اسی حجرے میں دفن کیا گیا۔ چنانچہ یہ حجرۂ رسولؐ بھی ہے اور روضۂ رسولؐ بھی۔ معصومین علیہم السلام کی احادیث میں حضورؐ کی زیارت کی بے پناہ فضیلت وارد ہوئی ہے۔ لٰہذا یہاں حضورؐ کی زیارت پڑھنا بے شمار ثواب کا باعث ہے۔ ساتھ ہی یہاں حضورؐ کے ان احسانات کو بھی یاد کرنا چاہیئے جو آپؐ نے امت پر کئے ہیں۔ امت کی نجات ہی کے لئے آپ نے پتھر کھائے، کانٹوں پر چلے، گھر چھوڑا، وطن چھوڑا، دشمنوں کی یلغار کو برداشت کیا وغیرہ۔ اس کے علاوہ روز قیامت گنہگار امت کی شفاعت آپؐ ہی فرمائینگے۔

مقام جبرئیلؑ: بعض علماء کی تحقیق کی مطابق یہ وہ جگہ ہے جہاں سے جبرئیلؑ وحی لیکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے۔

حجرۂ عائشہ: جناب عائشہؓ کا حجرہ، حضورؐ کے حجرہ سے متصل تھا۔ دیگر امہات المومنین کے حجرے مسجد کے جنوب کی جانب حجرۂ عائشہؓ سے قریب تھے۔

ستون وفود: اسی مسجد نبویؐ میں کئی ستون ایسے ہیں جن کی اپنی اہمیت ہیں۔ ستون کو عربی میں اسطوانہ کہتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے وقت کے کھجور کے درخت کے تنوں کو بحیثیت ستون استعمال کیا گیا تھا۔ انہیں ستونوں میں ایک ستون وفود بھی ہے۔ اسلام کو جب شہرت حاصل ہو گئی اور اسلام دور دراز علاقوں تک پھیلنے لگا تو کئی علاقوں کے بادشاہوں اور سربراہوں نے اسلام کی حقانیت کو سمجھنے کیلئے اپنے وفد بھیجے۔ پیغمبر

Presented by Ziaraat.Com

اسلامؐ ایسے تمام وفود سے مسجد میں ایک مخصوص جگہ ملاقات کرتے تھے، جسے ستون وفود کہتے ہیں۔

ستون حرس: چوکیداری یا پہرہ داری کو عربی میں حرس کہتے ہیں۔ جب حضور اکرمؐ اپنے حجرے میں آرام فرمارہے ہوتے تھے تو اکثر اوقات حضرت علیؑ اس جگہ پہرہ دیتے تھے تاکہ کوئی شخص حضورؐ کے آرام میں مانع نہ ہو۔

ستون سریر: پیغمبر اکرمؐ دن بھر رسالت کے کٹھن فرائض انجام دیتے تھے جن میں تبلیغ دین، مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی، دیگر علاقوں سے آئے ہوئے وفود سے ملاقات کے علاوہ ضرورت کے وقت جنگی حکمت عملی بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رات کے وقت خدا کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ان مصروف اوقات میں ذراسی دیر

کیلئے یا اعتکاف کے دوران آپؐ اس جگہ آرام فرمایا کرتے تھے۔

ستون ابی لبابہؓ: ابی لبابہؓ مدینہ کے رہنے والے تھے اور رسولؐ کے قریبی صحابی میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ رسولؐ کا جنگی راز آپؓ نے اپنے یہودیوں کو بتادیا لیکن فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ چنانچہ آپؓ نے خود کو مسجد میں ایک ستون سے باندھ دیا اور طے کیا کہ جب تک خداوند عالم گناہ معاف نہ کرے گا، آپؓ اسی طرح بندھے رہینگے۔ صحابہ کرامؓ یہ خبر لیکر حضورؐ کے پاس آئے تو اس وقت حضورؐ نے فرمایا کہ اگر ابی لبابہ میرے پاس آجاتے تو میں خدا سے سفارش کرکے اس کے گناہ کو معاف کرادیتا۔ چونکہ ابی لبابہؓ نے براہ راست خدا سے مغفرت طلب کی ہے تو اب یہ اُن کا اور خدا کا معاملہ ہے۔ابی لبابہؓ کئی دن اسی حالت

Presented by Ziaraat.Com

میں رہے۔ صرف ضرورت کے وقت خود کو کھولتے تھے۔ بنا بر روایت چالیس دن کے بعد ابی لبابہؓ کیلئے قرآن مجید میں آیت نازل ہوئی اور نوید سنائی گئی کہ جو صدق دل سے توبہ کرتا ہے، پروردگار اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے۔ آیت کے نزول کے بعد حضورؐ خود تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے ابی لبابہؓ کی رسیاں کھولیں۔ مسلمان آج بھی اس ستون کے پاس آکر، رسولؐ کو وسیلہ بنا کر اپنے گناہوں کی خدا سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اس ستون کو ستون توبہ بھی کہتے ہیں۔

ستون عائشہؓ: حضورؐ کی حدیث کے مطابق مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ لوگوں کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو جگہ پانے کیلئے قرعہ ڈالیں۔ یہ جگہ لوگوں سے مخفی رکھی گئی تھی۔ حضورؐ کی

وفات کے بعد جناب عائشہؓ نے اس جگہ کے بارے میں عبداللہ ابن زبیرؓ کو خبر دی تھی۔ اس لئے یہ ستون جناب عائشہؓ سے موسوم ہو گیا۔

ستون حنّانہ: مسجد نبویؐ کی تعمیر کے بعد حضورؐ اس ستون سے جو دراصل کھجور کا ایک درخت تھا ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور مسلمانوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد حکمِ رسولؐ سے منبر تعمیر کیا گیا۔ جب پہلی مرتبہ آپؐ خطبے کیلئے منبر پر تشریف لے گئے تو کسی کے گریہ کرنے کی آواز مسجد میں موجود تمام صحابہ کرامؓ نے سنی۔ صحابہؓ پریشان ہوئے کہ یہ کون گریہ کررہا ہے؟ حضورؐ اس کھجور کے درخت کے قریب تشریف لائے جہاں سے گریہ کی آواز آرہی تھی اور گریہ کا سبب پوچھا۔ درخت سے آواز آئی کہ منبر کی تعمیر

Presented by Ziaraat.Com

کے بعد اب اُسے یہ شرف حاصل نہ ہو گا جو اب تک حضورؐ کے ٹیک لگا کر کھڑے ہونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ حضورؐ نے اپنا دست مبارک درخت پر رکھ کر اسے تسلی دی۔ بعد میں اس درخت کو یہیں پر دفن کر کے اس جگہ ایک ستون کو تعمیر کیا گیا جسے ستون حنّانہ (گریہ) کہتے ہیں۔

منبر رسولؐ: مسجد نبویؐ میں موجود یہ وہ منبر ہے جہاں سے اللہ کے آخری نبیؐ اپنی امت کو وعظ و نصیحت فرماتے اور نازل ہونے والی آیات کی تشریح فرماتے تھے۔ گو کہ یہ منبر اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے اور اصل کی شبیہ بنائی گئی ہے۔

محراب النبیؐ: اس محراب میں کھڑے ہو کر حضورؐ نماز کی امامت فرمایا کرتے تھے۔ مسلمان آج بھی یہ پسند کرتے ہیں کہ اس جگہ سجدہ کرنے اور

زمین کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل کریں، جہاں حضورؐ کے قدم مبارک ہوتے تھے۔

ریاض الجنۃ: منبر رسولؐ سے قریب یہ وہ جگہ ہے جو قیامت کے دن جنت کا حصہ قرار دی جائے گی۔ مسلمان کثیر تعداد میں اسی جگہ نماز پڑھتے ہیں۔ یقیناً ریاض الجنۃ میں نماز پڑھنا فضیلت بھی ہے اور بے شمار ثواب کا باعث بھی۔

مقام بلالؓ: مسجد نبویؐ میں ریاض الجنۃ سے قریب ایک ایسی تعمیر موجود ہے جو سائز میں بہت چھوٹی ہے۔ چاروں طرف سے کھلی ہے اور چھت اس قدر نیچی ہے کہ آدمی وہاں کھڑا ہو جائے تو چھت بالکل سر پر محسوس ہوتی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مسجد نبویؐ کی تعمیر کے وقت چھت اس قدر نیچی تھی۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت بلالؓ اسی جگہ کھڑے ہو کر اذان دیا کرتے تھے۔

Presented by Ziaraat.Com

مدینہ کی دیگر مساجد

مسجد قُبا: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی، اُس وقت آپؐ نے قُبا کے مقام پر قیام فرمایا تھا اور جب تک حضرت علی علیہ السلام کفارِ قریش کی امانتیں واپس کر کے قُبا نہ پہنچ گئے آپؐ نے یہیں قیام فرمایا۔ بعد میں حضرت علی علیہ السلام کو ساتھ لیکر مدینہ میں داخل ہوئے۔

ان دنوں قُبا کا علاقہ شہر مدینہ سے تقریبًا تین میل کے فاصلے پر تھا۔ مدینہ کی آبادی وسیع ہوجانے کے باعث اب یہ علاقہ مدینہ ہی کا ایک حصہ ہے۔ قُبا کے رہنے والوں نے حضورؐ کی اجازت سے ایک مسجد کی تعمیر کی، اسی کا نام مسجد قبا ہے۔ قرآن مجید نے اس مسجد کی

فضیلت بیان کی ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے گا اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

مسجد قبلتین: ابتداء اسلام میں مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس قرار دیا گیا تھا۔ ۲ھ میں حضورؐ قبیلہ بنی سالم تشریف لے گئے تھے۔ وہاں آپؐ نماز ظہر کی امامت فرما رہے تھے۔ آپؐ دوسری رکعت کے قیام میں تھے کہ پروردگار عالم نے وحی نازل کی اور خانہ کعبہ کو تا قیامت مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا۔ آپؐ نے نماز کے دوران ہی خانہ کعبہ کی جانب رخ کرلیا۔ مسجد قبلتین (دو قبلے والی مسجد) اسی کی یاد میں تعمیر ہوئی۔ چونکہ یہاں حضورؐ نے نماز پڑھی ہے اس لئے اس مسجد میں نماز پڑھنا باعث فضیلت ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

مسجد فضیح: وہ جگہ ہے کہ جہاں حکم رسولؐ سے حضرت علیؑ کیلئے ڈوبا ہوا سورج دوبارہ پلٹا تھا۔ اسی لئے اس مسجد کو مسجد ردِ شمس بھی کہتے ہیں(بحوالہ مناسک حج از آیت اللہ الخوئیؒ صفحہ 343)۔ اس مسجد میں بھی نماز کی فضیلت بتائی گئی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس مسجد سے کچھ فاصلے پر ایک دوسری مسجد کو مسجد فضیح کہتے ہیں جہاں بعض گنہگاروں کی توبہ قبول ہوئی اور خدا نے اس کے گناہوں کو چھپاتے ہوئے شراب کو سرکہ بنا دیا تھا۔

مسجد فتح: جنگ احزاب (خندق) کے موقع پر تمام عرب ابوسفیان کی سربراہی میں اسلام کو نابود کرنے کیلئے جمع ہوگئے تھے۔ دشمنوں کی اتنی بڑی تعداد کو روکنا آسان نہ تھا اس لئے حضورؐ نے جناب سلمان فارسیؓ کے مشورے سے مدینہ کے گرد خندق کھودی تھی۔ اسی جگہ عمرو ابن

عبدود خندق عبور کرکے آ گیا تھا اور حضرت علیؑ کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ خندق کے میدان میں حضورؐ نے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی رات بھر دعا فرمائی تھی۔ بعد میں اس جگہ مسجد کی تعمیر ہوئی جسے مسجد فتح یا مسجد احزاب کہا جاتا ہے۔

اس میدان میں اور بھی مساجد ہیں مثلاً مسجد علیؑ، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد فاطمہؑ وغیرہ۔ ان تمام مساجد کی اپنی تاریخ ہے لہٰذا یہاں کی زیارت کے موقع پر ہر مسجد میں کم از کم دو رکعت نماز بجالانا چاہئے۔

مسجد غمامہ: نماز استسقاء (طلب بارش کیلئے نماز) اور نماز عید شہر سے باہر زیر آسمان پڑھنا مستحب ہے۔ قحط کے وقت حضورؐ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس جگہ نماز استسقاء ادا کی تھی۔ جہاں آج مسجد غمامہ (بادلوں والی مسجد) موجود ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

ابتداء میں یہ مسجد شہر کے باہر تھی لیکن مدینہ کی آبادی بڑھنے کے بعد اب یہ مسجد نبویؐ کے قریب ہو گئی ہے۔

مسجد علیؑ: ۳۵ اور ۳۶ ہجری میں جب مدینہ کے حالات بہت سنگین ہوگئے تو حضرت علی علیہ السلام نے مدینہ میں رہنا مناسب نہ سمجھا اور مدینہ سے باہر اسی جگہ عبادت میں مصروف رہتے تھے جہاں آج مسجد علیؑ ہے۔ ۳۶ھ میں خلافت سنبھالنے کی دعوت دینے کیلئے مسلمان اسی جگہ حضرت علیؑ کے پاس آئے تھے۔ یہ مسجد، مسجد غمامہ سے قریب ہے۔

مسجد اجابہ: مسجد اجابہ ہی مسجد مباہلہ ہے۔ اسی جگہ رسولؐ نے اہلبیتؑ کے ہمراہ نجران کے نصارٰی سے مباہلہ کیا تھا۔ قرآن کی آیت کی روشنی میں حضورؐ اپنے ساتھ ایسے صادقین کو لیکر آئے

تھے کہ نجران کے عیسائیوں میں مباہلہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ عیسائی راہب نے وہاں قریب موجود پہاڑ کی طرف اشارہ کرکے کہا تھا کہ ''میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کی طرف اشارہ کریں تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے''۔ یہ مسجد شہر ہی میں ہے اور قریب میں وہ پہاڑ بھی ہے، جن کے پیچھے عیسائی جمع تھے۔

نوٹ: ان مساجد کے علاوہ بھی کئی اور مساجد ہیں جن کی اپنی تاریخ ہے۔ جب کسی بھی مسجد کی زیارت کیلئے جائیں تو مستحب ہے کہ تحیہ مسجد (احترام مسجد) کیلئے کوئی ادا نماز پڑھیں یا کوئی قضا نماز پڑھیں (اگر ہوں)، ورنہ دو رکعت مستحب نماز بجالائیں۔

Presented by Ziaraat.Com

جنت البقیع

جنت البقیع شہر مدینہ کا پرانا اور بہت ہی مشہور قبرستان ہے۔ اس میں تاریخ اسلام کی بہت ہی اہم شخصیات مدفون ہیں۔ ہر شخص کو چاہئے کہ تاریخ اسلام میں ان کی اہمیت اور ان کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے ہر ایک کی زیارات پڑھیں جو کہ زیارات کی کتابوں میں موجود ہیں۔ کم از کم ایک مرتبہ ان زیارات کا ترجمہ بھی پڑھنا چاہئے تا کہ معرفت میں اضافہ ہو۔ جنت البقیع میں صرف مردوں کو جانے کی اجازت ہے، خواتین کیلئے داخل ہونا منع ہے۔ لہٰذا خواتین باہر ہی سے ان زیارات کو پڑھیں۔

جنت البقیع میں مندرجہ ذیل اہم شخصیات مدفون ہیں۔ اس کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کی مدد سے ان قبور تک پہنچنا آسان ہے:

(۱) جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیھا (دیگر قول کے مطابق فاطمہ بنت اسد)۔ یہاں دونوں کی زیارت پڑھنی چاہئے۔

(۲) امام حسن علیہ السلام

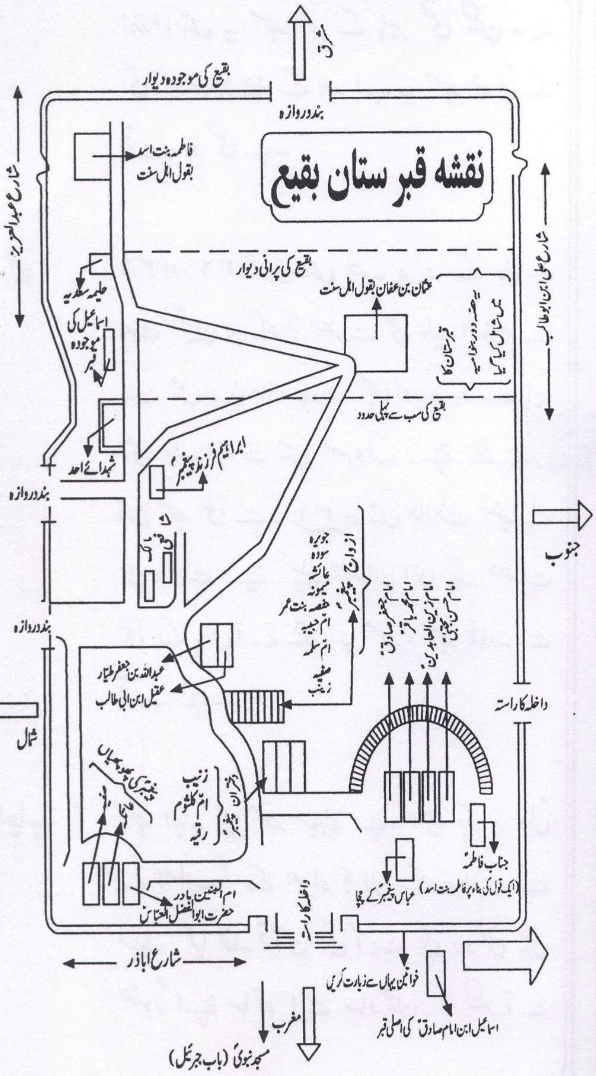

Presented by Ziaraat.Com

(۳) امام زین العابدین علیہ السلام

(۴) امام محمد باقر علیہ السلام

(۵) امام جعفر صادق علیہ السلام

(۶) جناب عباس ابن عبد المطلب (رسولؐ کے چچا)

(۷) ام البنین (حضرت عباسؑ کی والدہ گرامی)

(۸) جناب عاتکہ اور جناب صفیہ (رسولؐ کی پھوپھیاں)

(۹) جناب زینب، جناب کلثوم اور جناب رقیہ (رسولؐ کی بیٹیاں یا وہ یتیم لڑکیاں جن کی جناب خدیجہؓ نے پرورش کی)

(۱۰) امہات المومنین میں سے جناب جویرہؓ، جناب سودہؓ، جناب عائشہؓ، جناب میمونہؓ، جناب حفصہؓ، جناب ام حبیبہؓ، جناب ام سلمہؓ، جناب صفیہؓ اور جناب زینبؓ۔

(۱۱) عبداللہ ابن جعفر طیار (حضرت علیؑ کے داماد اور جناب زینبؑ کے شوہر)

(۱۲) جناب عقیل ابن ابی طالب (حضرت علیؑ کے بڑے بھائی)

(۱۳) ابراہیم فرزند پیغمبرؐ (ابراہیم کی والدہ جناب ماریہ قبطیہؓ تھیں)

(۱۴) شہداء احد (جنگ احد میں جو مسلمان زخمی ہوئے تھے ان میں سے چند کی شہادت بعد میں واقع ہوئی تھی اور انہیں یہاں دفن کیا گیا تھا)

(۱۵) اسماعیل ابن امام جعفر صادق علیہ السلام (یہ قبر پہلے بقیع کے باہر کی طرف تھی جسے بعد میں اندر منتقل کر دیا گیا)

(۱۶) حلیمہ سعدیہؓ (حضورؐ کی رضاعی والدہ)

(۱۷) جناب عبد اللہ (حضورؐ کے والد گرامی)

جناب عبد اللہ کی قبر مبارک کہاں ہے؟ اس وقت یقین سے کہنا مشکل ہے۔ دراصل ان کی قبر مبارک پہلے مسجد نبویؐ کے قریب تھی۔ مسجد کی جدید تعمیر کے وقت اس قبر کو یہاں سے چند سال قبل منتقل کر دیا گیا جسے انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا۔ کسی طرح یہ بات ظاہر ہو گئی اور اخبار تک میں چھپ گئی۔ کہا جاتا ہے کہ قبر کھودی گئی تو میت اس وقت تک تر و تازہ تھی۔

(۱۸) بے شمار مومنین و مومنات کی قبریں۔

Presented by Ziaraat.Com

مدینہ کی دیگر زیارات

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری زندگی کے دس قیمتی سال مدینہ میں گذارے۔ اس لئے مدینہ کا چپہ چپہ اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتا ہے کیونکہ حضورؐ کے قدم مبارک ان پر آئے تھے۔ ان دس سالوں کے دوران بے شمار اہم واقعات پیش آئے، جسے تاریخ نے محفوظ کرلیا۔ جن جگہوں پر یہ واقعات پیش آئے، وہ مسلمانوں کیلئے زیارات گاہیں بن گئیں۔ ان زیارات کی وجہ سے مسلمانوں کو تاریخ سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ جن کی وجہ سے ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا ہوتا ہے، دین کی تبلیغ اور دین کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے کا درس حاصل ہوتا ہے۔ دوسری جانب یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں مسلمانوں نے کن مصائب وآلام میں زندگی گذاری۔

ذیل میں مدینہ کی چند زیارات کا ذکر کیا گیا ہے:

شہداء احد: ۳ھ میں کفاران قریش اور مسلمانوں کے درمیان دوسری بڑی جنگ، احد کے مقام پر ہوئی۔ اس

جنگ میں درّہ پر موجود مسلمانوں کی مال غنیمت کی لالچ کی وجہ سے کئی مسلمان شہید ہوگئے۔ حضورؐ کے چچا حضرت حمزہؓ بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ میدان احد میں حضرت علی علیہ السلام کیلئے ذوالفقار نازل ہوئی تھی اور جبرئیلؑ نے **لافتی الاعلی لا سیف الا ذوالفقار** کی صدا بلند کی تھی۔

حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت کی بدولت مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اختتام جنگ پر حضورؐ کے حکم سے تمام شہداء کو اسی میدان میں دفن کیا گیا۔ ایسے مسلمان جو زخموں کی وجہ سے بعد میں شہید ہوئے، انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

بیت الحزن: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صدمہ کے باعث شہزادی فاطمہ زہراؑ بہت ہی گریہ کرتی تھیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے جنت البقیع کی پشت پر ایک حجرہ تعمیر کیا، تاکہ شہزادی فاطمہؑ وہاں جا کر گریہ کرسکیں۔ اسی حجرے کو بیت الحزن کہتے ہیں۔ چند سال قبل اس حجرے کو مسمار کردیا گیا۔

Presented by Ziaraat.Com

محلّہ بنی ہاشم: عرب کا سب سے شریف خاندان بنی ہاشم قابل احترام سمجھا جاتا تھا۔ 60ھ میں امام حسین علیہ السلام اسی محلّہ بنی ہاشم سے عراق کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ چند سال قبل جب مسجد نبویؐ کی توسیع کی گئی اس وقت یہاں کے مکانات مسمار کر دیئے گئے۔ واقف کار سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ یہ محلّہ کہاں تھا اور اس میں امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے گھر کہاں واقع تھے۔

باغ سلمانؓ: حضرت سلمان فارسیؓ کا یہ باغ کھجور کے درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ چند سال قبل یہ سارے درخت ختم کر دیئے گئے۔ اب اس میں جانے کی ممانعت ہے۔

مسجد امام سجادؑ: باغ سلمانؓ سے متصل یہ مسجد اب بھی موجود ہے۔ تاہم یہاں بھی داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

YOUR GATEWAY TO THE HOLY CITIES

AIR GUIDE TRAVELS

UMRAH - HAJJ ZIYARAT

Tailored Programme of Your Choice

Package of your Choice Hotels

MAKKAH	MEDINA
Dar-ul-Tawheed	Dar-ul-Taqwa
Makkah Tower	Medina Obeori
Elaf Kindah	Elaf Tibah
Hilton	Hilton
Sheraton	Sheraton
Aziz Khogeer	Inter Continental

& many more Hotels

AIR GUIDE TRAVELS
IATA
G.L. NO. 1401

12-13, CHAMBER OF COMMERCE BUILDING, AIWAN-E-TIJARAT ROAD KARACHI
PH : 2421956, 2421957, 2426980, 2420850, FAX : (92-21) 2414203
E-mail : agt@cyber.net.pk & info@airguide.com.pk
www.airguide.com.pk

TRAVEL AGENTS ASSOCIATION OF PAKISTAN

Sunshine : 2639200

Presented by Ziaraat.Com